اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

ٹیلیفون نمبر ۹۱

روزنامہ

الفضل قادیان

THE DAILY ALFAZL QADIAN.

ایڈیٹر غلام نبی

شرح چندہ پیشگی
سالانہ
ششماہی
سہ ماہی
بیرون ہند سالانہ

تار کا پتہ الفضل قادیان

قیمت فی پرچہ ایک آنہ

جلد ۲۶ | ۲۱ جمادی الثانی ۱۳۵۷ھ مطابق ۱۸ اگست ۱۹۳۸ء | نمبر ۱۸۹

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۶ اگست۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق آج ۹ بجے شب کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کو آج دن میں حرارت رہی۔ اور شام کے وقت انتڑیوں میں درد کی شکائت ہو گئی۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دعا فرمائیں:۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی بخار اور سر میں چکر آنے کے باعث بیمار ہیں۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کے لئے دعا کرتے رہیں:۔

صاحبزادی امۃ الحکیم صاحبہ کو بدستور بخار ہے۔ صاحبزادہ حفیظ احمد کو بھی بخار ہو گیا ہے۔ اور ضعف بہت ہے۔ صاحبزادی امۃ الجمیل کو پھر اسہال کے باعث تکلیف ہو گئی ہے دعائے صحت کی جائے:۔

صاحبزادہ رفیق احمد اور صاحبزادی امۃ الباسط کو نسبتاً آرام ہے احباب کامل صحت کے لئے دعا کریں۔

خان صاحب مولوی فرزند علی صاحب ناظر بیت المال شملہ سے واپس آ گئے ہیں۔

نظارت دعوۃ و تبلیغ کی طرف سے مولوی غلام احمد صاحب فرخ کو علاقہ سندھ میں بسلسلہ تبلیغ بھیجا گیا ہے:۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

نماز ہزار خطاؤں کو دور کر دیتی ہے

"نماز وہ ہے جس میں سوزش اور گدازش کے ساتھ اور آداب کے ساتھ انسان خدا کے حضور میں کھڑا ہوتا ہے۔ جب انسان بندہ ہو کر لاپرواہی کرتا ہے تو خدا کی ذات بھی غنی ہے۔ ہر ایک امت اس وقت تک قائم رہتی ہے۔ جب تک اس میں توجہ الی اللہ قائم رہتی ہے۔ ایمان کی جڑ بھی نماز ہے بعض بے وقوف کہتے ہیں۔ کہ خدا کو ہماری نمازوں کی کیا حاجت ہے۔ اے نادانو خدا کو حاجت نہیں مگر تم کو تو حاجت ہے۔ کہ خدا تمہاری طرف توجہ کرے۔ خدا کی توجہ سے بگڑے ہوئے کام سب درست ہو جاتے ہیں۔ نماز ہزاروں خطاؤں کو دور کر دیتی ہے۔ اور ذریعہ حصول قرب الہٰی ہے۔"

(بدر ۸ جون ۱۹۰۵ء صفحہ ۶)

حضرت ام المومنین کا الہامی مصرع

فرمایا۔ کتاب براہین احمدیہ حصہ پنجم میں میں کچھ اشعار لکھ رہا تھا۔ اور گھر سے قریب ہی سوئے ہوئے تھے کہ اچانک وہ اٹھے اور ان کی زبان پر یہ الفاظ جاری تھے۔ ع

ھو فیا سب ہیچ ہے تیری تراہ تیری تراہ

ہم نے اس الہامی مصرع کو بھی ان اشعار کے درمیان درج کر دیا ہے۔

(بدر ۸ جون ۱۹۰۵ء صفحہ ۶)

منافق کافر سے بدتر ہے

"میں اپنی جماعت کے سب لوگوں کو توجہ دلاتا ہوں کہ یہ دن بہت نازک ہیں خدا سے ہراساں و ترساں رہو۔ ایسا نہ ہو کہ سب کیا ہوا برباد ہو جائے۔ اگر تم دوسرے لوگوں کی طرح بنو گے تو خدا تم میں اور ان میں کچھ فرق نہ کرے گا۔ اور اگر تم خود اپنے اندر نمایاں فرق پیدا نہ کرو گے۔ تو پھر خدا بھی تمہارے لئے کچھ فرق نہ رکھے گا۔ عمدہ انسان وہ ہے جو خدا کی مرضی کے مطابق چلے۔ ایسا انسان ایک بھی ہو تو اس کی خاطر ضرورت پڑنے پر خدا ساری دنیا کو بھی غرق کر دیتا ہے لیکن اگر ظاہر کچھ اور ہو اور باطن کچھ اور۔ تو ایسا انسان منافق ہے۔ اور منافق کافر سے بدتر ہے۔ سب سے پہلے دلوں کی تطہیر کرو۔ مجھے سب سے زیادہ اس بات کا خوف ہے۔ ہم نہ تلوار سے جیت سکتے ہیں۔ اور نہ کسی اور قوت سے۔ ہمارا ہتھیار صرف دعا ہے اور دلوں کی پاکیزگی۔ اگر ہم اپنے آپ کو درست نہ کریں گے۔ تو ہم سب سے پہلے ہلاک ہوں گے۔"

(بدر ۲۹ جون ۱۹۰۵ء صفحہ ۲)

الحکم اور بدر کی شان

فرمایا "یہ اخبار الحکم۔ بدر ہمارے دو بازو ہیں الہامات کو فوراً ملکوں میں شائع کرتے ہیں اور گواہ بنتے ہیں۔"

(بدر ۸ جون ۱۹۰۵ء صفحہ ۲)

باوجود سخت مالی مشکلات کے چندہ تحریک جدید کا بڑا حصہ ادا کر دیا

چندہ تحریک جدید کی ادائیگی کا احباب کو جس قدر خیال ہے۔ اس کا اندازہ اس سے ہوسکتا ہے۔ کہ مالی مشکلات میں سے گزرنے والے احباب بھی نہ صرف دل میں یہ تڑپ رکھتے ہیں۔ کہ اپنا وعدہ جلد تر پورا کریں۔ بلکہ اس کے لئے عملی کوشش بھی کرتے ہیں۔ بہت سے ایسے احباب ہیں جنہوں نے بسا اوقات فاقہ برداشت کرکے اپنا وعدہ پورا کیا۔ اس لئے کہ اللہ تعالے کی رضا حاصل ہو۔ ان ہی میں سے شیخ نیاز محمد صاحب سندھ ہیں۔ جو مقدمات میں پھنسے ہوئے ہیں۔ اور ملازمت سے بھی معطل ہیں۔ مگر باوجود اس کے تحریک جدید کا چندہ ارسال کرتے ہیں۔ احباب دعا کریں۔ کہ خدا تعالے ان کی مشکلات کو دور کر دے۔ شیخ صاحب موصوف لکھتے ہیں۔ عاجز پر کئی ایک مقدمات فوجداری دائر ہیں۔ اور عاجز اپنے عہدہ سے بھی معطل ہے۔ جس کی وجہ سے گزشتہ پانچ ماہ میں کچھ بھی بطور تنخواہ نہیں ملا۔ اور مقدمات کی وجہ سے اخراجات حد سے زیادہ بڑھے ہوئے ہیں۔ تاہم ان نہایت خطرناک اور نازک ترین حالات سے گزرتے ہوئے یہ عاجز حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالے کے ارشاد عالی پر لبیک کہتے ہوئے۔ ۱۲ جولائی کو پچاس روپیہ بقایا چندہ تحریک جدید ارسال خدمت کرتا ہے۔ اس سے قبل وعدہ کے ساتھ مبلغ پچاس روپیہ عاجز ادا کر چکا ہے۔ مجھے سخت قلق اور رنج ہے۔ کہ بدقسمتی سے سالم رقم وعدہ کی اسوقت ادا نہیں کر سکا۔ لہٰذا دعا فرمائیں۔ کہ مولا کریم اس عاجز کو جلد تر تمام رقم ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور وہ غفور الرحیم مولے محض اپنے فضل سے تمام مشکلات و مصائب سے نجات عطا فرمائے۔ آمین۔

فنانشل سیکرٹری تحریک جدید قادیان

مجلس خدام الاحمدیہ کے زعما کا روزہ

مجلس خدام الاحمدیہ کی مجلس منتظمہ نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ تمام زعماء اور پریذیڈنٹ اصحاب ایک ماہ تک ہر پیر کے دن روزہ رکھیں۔ اور خشوع و خضوع کے ساتھ اللہ تعالے کے حضور مجلس کی کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔

دیگر خدام بھی اگر اس مقصد کے پیش نظر روزہ رکھنا چاہیں۔ تو رکھ سکتے ہیں۔

سیکرٹری مجلس خدام الاحمدیہ قادیان

احباب و عہدہ داران جماعت کے متعلق ضروری اعلان

نظارت بیت المال کی طرف سے ایک ضروری تحریک بعنوان "لازمی چندہ (چندہ عام و حصہ آمد) کی ادائیگی دوسرے چندوں پر مقدم ہے" اخبار الفضل مورخہ ۱۶ اگست ۱۹۳۸ء میں صفحہ ۳ پر مفصل شائع ہوچکی ہے۔ اس تحریک کے متعلق احباب و عہدہ داران جماعت کا فرض ہے۔ کہ اس سے جماعت کے تمام احباب کو آگاہ کیا جائے۔ اور لازمی چندوں کو باقاعدہ کرنے کے لئے پوری کوشش کی جائے۔

ناظر بیت المال قادیان

جماعت احمدیہ کیخلاف احرار کا سراسر غلط بہتان

بٹالہ کے احراری حاجی عبدالغنی صدر احرار ضلع گورداسپور کی موت جن حالات میں ہوئی۔ ان سے نہ صرف بٹالہ کا بچہ بچہ واقف ہے۔ بلکہ اخبارات کا مطالعہ کرنے والے لوگ بھی خوب جانتے ہیں۔ لیکن باوجود اس کے احرار نے عبدالغنی مذکور کی عبرتناک موت کے وقت سے لے کر اب تک یہ وطیرہ اختیار کر رکھا ہے۔ کہ تحریر و تقریر کے ذریعہ جماعت احمدیہ پر یہ اتہام لگائے جا رہے ہیں۔ کہ اس نے احراری مذکور کو قتل کرا دیا ہے۔ اور اس طرح لوگوں کو جماعت احمدیہ کے ذمہ وار ارکان اور خاص کر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالے کی ذات والا صفات کے خلاف اشتعال دلاتے رہتے ہیں۔ اس وقت تک ہم نے اس بارے میں کامل خاموشی اختیار کئے رکھی ہے۔ لیکن چونکہ ان لوگوں کا یہ طرز عمل جماعت احمدیہ جیسی تبلیغی جماعت کے لئے سخت نقصان رساں ہے۔ اس لئے ہم اعلان کرتے ہیں۔ کہ اگر وہ اس طرح غلط بیانی اور افترا پردازی سے باز نہ آئے۔ تو ہم مجبور ہوں گے۔ کہ احراری مذکور کی موت کے صحیح اور مستند حالات پبلک کے سامنے رکھیں۔ پھر پبلک خود فیصلہ کرے گی۔ کہ موت کیونکر واقعہ ہوئی۔

اخبار احمدیہ

لاہور میں ایک اور احمدی وکیل
"میاں جمیل" لاہور کے ایک مخلص نوجوان میاں محمد عمر صاحب بی۔ اے۔ ایس۔ سی۔ ایل۔ ایل۔ بی نے لاہور میں اپنی وکالت کا آغاز کر دیا ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست کی جاتی ہے۔ کہ اللہ تعالے انہیں اپنے مقاصد میں کامیابی عطا فرمائے۔ خاکسار احمد حسن لاہور

جلسہ ہائے تحریک جدید
۱۲ جولائی سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالے بنصرہ العزیز کے ارشاد کے ماتحت جن احمدی جماعتوں نے جلسے کئے۔ ان میں سے حسب ذیل مقامات کی طرف سے بھی اطلاعات موصول ہوئی ہیں کوٹری برج ورکس (سندھ) کنانور (مالابار) کانپور۔ پنجورو (سندھ) چک ۱۰۲ و ۱۰۳ بہاولپور سٹیٹ۔ سارچور۔ جھنگ مگھیانہ۔

درخواست ہائے دعا
ماسٹر فضل الہی صاحب بھیرہ اپنے چچا حاجی محمد بخش صاحب کے لئے جو ہاتھ پر چوٹ لگنے کی وجہ سے ہسپتال میں بیمار ہیں۔ محمد اسلم صاحب ڈیرہ غازیخان اپنے مقدمہ میں کامیابی کے لئے سید ضیاء الحق صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ صوبہ اڑیسہ اپنی صحت کے لئے جو ایک ماہ سے بعارضہ ملیریا بخار بیمار ہیں۔ شیخ عباد اللہ خان صاحب پلیڈر دھوری ریاست پٹیالہ اپنی صحت کے لئے جو بعارضہ بخار شدید بیمار ہیں۔ ابو الحسن صاحب قدسی قادیان جنہیں دل کی کمزوری اور گھبراہٹ کی تکلیف ہے۔ اپنی صحت کے لئے۔ منشی محمد حسین صاحب سابق کاتب البدر و الحکم اپنی صحت کے لئے جو بعارضہ دمہ بیمار ہیں۔ اور نور ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ عبدالرزاق خان صاحب سری نگر اپنی صحت کے لئے احباب سے درخواست دعا کرتے ہیں۔ عاجز کئی سال سے مشکلات میں مبتلا ہے۔ اور نجات کی کوئی راہ نہیں رکھتا سوائے اس کے کہ صاحب درد بزرگوں اور ہمدرد احباب سے دعا کی التجا کرے۔ احقر محمد سردار خان احمدی

دعائے مغفرت
غلام حیدر صاحب بھنگالہ ضلع سیالکوٹ کی والدہ صاحبہ ۸ اگست کو فوت ہوگئیں۔ احباب دعائے مغفرت کریں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۲۱ جمادی الثانی ۱۳۵۷ھ

"جمال پور کا دار الاسلام"

از جناب مولوی ابو العطاء صاحب جالندہری

رسالہ ترجمان القرآن کے اقتباس مندرجہ "الفضل" ۱۹ جمادی الثانی ۱۳۵۷ھ سے معلوم ہوا کہ کچھ لوگوں نے پٹھانکوٹ کے قریب "دار الاسلام" کی بنیاد اس لئے قائم کی ہے۔ کہ اُن کے خیال میں اسلام اپنی عملی صورت میں کہیں موجود نہیں۔ مسلمانوں کی حالت ناگفتہ بہ ہو چکی ہے۔ بلکہ وُہ اسلام کے خوشنما چہرہ پر بدنما داغ ہیں۔ اس لئے اسلام کی تجدید اور اس کے عملی احیاء کے لئے جمال پور کے گاؤں میں "دار الاسلام" قائم کیا گیا ہے۔ اس تحریک کے بانیوں کی طرف سے ہندوستان کے "دردمند مسلمانوں" کو دعوت دی گئی ہے۔ کہ وُہ اس مقام پر آکر آباد ہوں اور یہاں رہ کر اسلامی زندگی اختیار کریں۔

معلوم ہوتا ہے یہ اقدام احمدیت کی روز افزوں ترقی کو دیکھ کر کیا گیا ہے۔ اور اس غلط فہمی میں مبتلا ہو کر کیا گیا ہے۔ کہ انسانی دماغ اور انسانی افکار وہ انقلاب پیدا کر سکتا ہے۔ جو اسلام پیدا کرنا چاہتا ہے۔ اور احمدی جماعت میں اسلام کی جو عملی صورت موجود ہے۔ اسلام کے لئے قربانی اور ایثار کے جو جذبات موجزن ہیں یہ خدائی تائید اور مامور سماوی کی تاثیرات قدسیہ کا نتیجہ نہیں بلکہ انسانی خیال و فکر کے مرہون ہیں۔ لیکن جس طرح شاہی عمارت کے مقابل پر اس کی خوبصورتی کو زائل کرنے کے لئے کسی عمارت کے بنانے کی کوئی حکومت اجازت نہیں دے سکتی۔ اسی طرح آسمانی بادشاہت بھی اس بات کی روادار نہیں۔ کہ اس کے قائم کردہ سلسلہ کے مقابل اور اسی کے نام پر دوسرا سلسلہ قائم رہ سکے۔ قدیم سے سنت اللہ اسی طرح پر جاری ہے۔ کہ اس کے ماموروں اور ان کی قائم کردہ جماعتوں کے مقابلہ پر جس تحریک کی بنیاد رکھی گئی۔ وہ ناکام اور بے نتیجہ رہی۔ بے شک احمدی گاؤں گاؤں اور دنیا کے گوشہ گوشے میں حقیقی "دار الاسلام" دیکھنے کے آرزومند ہیں۔ اور یقیناً اگر فی الحال ساری دنیا میں نہیں تو بعض مقامات پر ایسے مراکز کا قائم ہونا اس کے لئے باعث مسرت ہے۔ لیکن جب تک کسی عمل کی تہ میں خالص للہیت کا جذبہ کام نہ کر رہا ہو اس کا پنپنا ناممکن ہے۔ افسوس ہے کہ مذکورہ بالا تحریک کا آغاز خوش آئند نہیں۔ اور ہم پورے یقین اور وثوق سے کہہ سکتے ہیں۔ کہ اگر آج نہیں تو کل مسلمانوں کو عموماً اور اس تحریک کے بانیوں کو خصوصاً اعتراف کرنا پڑے گا۔ کہ اسلام کا احیاء انسانی تدبیروں سے نہیں بلکہ خدائی ہاتھوں سے ہی ہو سکتا ہے۔

یہ اعتراف کرنے کے لئے تو شائد کچھ عرصہ درکار ہو لیکن آج بھی دار الاسلام کی مجوزہ سکیم صداقت احمدیت کا ایک بڑا نشان ہے۔ جن قلوب میں اسلام کی پژمردہ حالت کو دیکھ کر درد کی ٹیسیں پیدا ہوئیں۔ جن دلوں میں اس کی گزشتہ عظمت کو قائم کرنے کی امنگ پیدا ہوئی جن انسانوں نے اس کی شوکت کے قیام کا تہیہ کیا۔ خواہ وہ کسی جذبہ کے ماتحت ہو انہیں اس کام کے قابل اور دار الاسلام بننے کی اہلیت رکھنے والا علاقہ ہندوستان کے سارے صوبوں میں سے صوبہ پنجاب اور پنجاب کے سارے اضلاع میں سے ضلع گورداسپور میں نظر آیا۔ اور اس ضلع کے بڑے شہروں کی بجائے ایک چھوٹے سے گمنام گاؤں پر ان کی نگاہ انتخاب پڑی۔

مخالف کہا کرتے تھے۔ کہ اگر خدا نے کسی نبی کو بھیجنا ہوتا تو کیا وہ اسے صوبہ پنجاب میں اور پھر ضلع گورداسپور کے ایک معمولی سے گاؤں میں بھیجتا۔ مگر آج "دردمند" کہلانے والے مسلمانوں کی ایک جماعت دانستہ یا نادانستہ طور پر کھلم کھلا اقرار کر رہی ہے۔ کہ اگر ہندوستان بھر میں کوئی خطہ دار الاسلام بنایا جا سکتا ہے۔ تو وہ ضلع گورداسپور کا معمولی سا گاؤں ہی ہو گا۔

اس تحریک کے جاری کرنے والے اقرار کرتے ہیں کہ اسلام دوبارہ زندگی کا محتاج ہے۔ مسلمان ایک مرکز کے محتاج ہیں۔ ان کی تمام کمزوریوں ان کے تشتت اور تفرقہ کا واحد علاج ایک ہاتھ پر جمع ہونے میں ہے۔ میں سمجھتا ہوں یہ کہنے والوں نے ان متعصب علماء کے اس طریق کو ترک کر دیا ہے۔ جو آج تک حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف سے مسلمانوں کی بیماریوں کے واضح کرنے پر اختیار کیا کرتے تھے۔ یعنی عدم ضرورت اصلاح کا اعلان۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بے وقت آنے کا غلط دعوے۔ کیونکہ اس نئی تحریک کے کارپرداز مسلمانوں کی انتہائی پستی کے قائل ہیں۔ ان کے بام رفعت تک پہنچنے کے متمنی ہیں۔ اس عروج کے لئے مرکز کے ہونے کی ضرورت کے معترف ہیں۔ مگر ہنوز یہ حقیقت انکی نظروں سے اوجھل ہے کہ اسلام کی تجدید کے بلند مقصد کا حصول اللہ تعالیٰ کے کسی مامور کے سوا ناممکن ہے۔ اور اگر دلائل کی رو سے وہ اس بات کو نہیں سمجھ سکے۔ تو وہ وقت دُور نہیں۔ کہ تجربہ انہیں اس بات کے ماننے پر مجبور کر دے گا۔ کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کے آخری زمانہ میں تباہی اور بربادی سے محفوظ رہنے کا ذریعہ صرف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اطاعت اور اس فرستادہ حق کے دامن سے وابستگی ہی قرار دی ہے۔ چنانچہ فرمایا۔ کیف تھلک امۃ انا فی اولھا والمسیح فی آخرھا (مشکوٰۃ) اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی فرمایا ہے۔

"خدا جو چاہے کرے جو اس کے ارادہ کی مخالفت کرتا ہے۔ وُہ صرف اپنے مقاصد میں نامراد ہی نہیں بلکہ مر کر جہنم کی راہ لیتا ہے۔ ہلاک ہو گئے وُہ جنہوں نے عاجز مخلوق کو خدا بنایا۔ ہلاک ہو گئے وہ جنہوں نے ایک برگزیدہ رسول کو قبول نہ کیا۔ مبارک وہ جس نے مجھے پہچانا۔ میں خدا کی سب راہوں میں سے آخری راہ ہوں۔ اور میں اس کے سب نوروں میں سے آخری نور ہوں۔ بدقسمت ہے وہ جو مجھے چھوڑتا ہے۔ کیونکہ میرے بغیر سب تاریکی ہے۔" (کشتی نوح صفحہ ۵۶)

جمعیۃ العلماء اور تنظیم ملت

علماء کی جمعیۃ کا واحد آرگن الجمعیۃ ۱۶ اگست کے پرچہ میں اپنے علماء کے نام نہاد کارنامے بیان کرتا ہوا آخر میں لکھتا ہے۔ "تنظیم ملت کا مسئلہ برابر جمعیۃ علماء ہند کے پیش نظر ہے جب مسلم لیگ کی تخریبی سرگرمیاں فیڈرل اسمبلی کے ایوان پر پہونچکر ختم ہو جائیں گی۔ اور آغا خاں کی مسلم کانفرنس کی طرح مسٹر جناح کی مسلم لیگ کی حقیقت واضح ہو جائیگی تو جمعیۃ علماء ہند مسلمانوں کی تنظیم و تعمیر اور اصلاح و ترقی کے اس نظام کو پیش کریگی۔" گویا نہ نو من تیل ہو گا نہ رادھا ناچے گی۔ نہ مسلم لیگ کی حقیقت علماء کی تمنا کے مطابق

حکومت برطانیہ میں ضعف و اختلال نمودار ہونے کی پیشگوئی

کے متعلق

اخبار "احسان" کے بعض اعتراضات کے جواب

(از جناب قاضی محمد یوسف صاحب پشاور)

اخبار احسان کا ایک اعتراض

اخبار "احسان" لاہور ۱۴ جولائی ۱۹۳۸ء میں کسی مولوی صاحب نے جو ابوالقاسم رفیق دلاوری کہلاتے ہیں۔ "تاریخ مرزائیت پر ایک جھلکتی ہوئی نظر" اور "حکومت برطانیہ کے زوال کی پیشگوئی" کے عنوان سے ایک مضمون لکھا ہے جس کا جواب درج ذیل ہے۔

اعلیٰ ترین حکام کو تبلیغ اسلام

ابوالقاسم - مرزا غلام احمد قادیانی کا دعویٰ تھا۔ کہ میں مامور اور مرسل من اللہ ہوں۔ اور اپنی کتاب مواہب الرحمٰن ص۶ پر لکھا ہے۔ کہ مرسل کو خوف نہیں۔

جواب - یقیناً حضرت احمد قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام مامور اور مرسل من اللہ تھے۔ اور یہ حق بات ہے۔ کہ خدا کے مرسل کو مخلوقِ خدا سے کوئی خوف نہیں ہوتا۔ اس کا ثبوت یہ ہے۔ کہ آپ نے حکومتِ برطانیہ میں رہ کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو ایک بندہ بلکہ ایک عاجز بندہ اور نبی اللہ نہ کہ ابن اللہ اور طبعی موت سے فوت شدہ ثابت کیا۔ الوہیت مسیح۔ ابنیت مسیح۔ تثلیث اور کفارہ کا ابطال ایسے پرزور دلائل سے کیا کہ اس سے قبل اس کی کوئی مثال نہیں ملتی۔ اور کسرِ صلیب براہین قاطعہ سے کر کے دکھلا دی۔ نہ صرف حکام دولت برطانیہ کو جو گورنر اور گورنر جنرل تک ہیں دعوت اور تبلیغ اسلام کی۔ بلکہ اعلیحضرت ملکہ معظمہ وکٹوریا اور ان کے خاندان اور ارکین سلطنت کو بذریعہ خطوط و "تحفہ قیصریہ" و "ستارۂ قیصریہ" دعوتِ اسلام دی۔ پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جانشین اور خلیفۂ برحق نے نہ صرف لندن میں مسجد بنا کر لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی پانچ وقتہ اذان بلند کرنے کا انتظام فرمایا۔ بلکہ علاوہ وائسرائے ہند لارڈ اروِن اور خود اعلیٰحضرت ملک معظم ایڈورڈ ہشتم کو جب کہ وہ پرنس آف ویلز تھے۔ دعوتِ حق دی کیا کوئی بتا سکتا ہے۔ کہ چالیس کروڑ مسلمانانِ ارض میں سے کسی نے یہ کام آج تک کیا ہے۔ کیا یہ کم جرأت ہے۔ کہ عیسائی حکومت کے اندر رہ کر نہایت زبردست دلائل سے عیسائیت کا ابطال کیا۔ اور اس شان سے کیا۔ کہ آج کسی عیسائی کو جرأت نہیں۔ کہ کسی احمدی مبلغ کے سامنے آسکے

سلطنت برطانیہ میں ضعف و اختلال کی پیشگوئی[1]

ابوالقاسم - ایک مرتبہ ایک خاص رازداری کی گفتگو میں اپنے اخص الخاص چیلوں کو فرمایا۔ کہ مجھے الہام ہوا ہے۔ کہ سلطنت برطانیہ بس آٹھ سال تک برسرِ عروج ہے۔ اس کے بعد نظام حکومت کے کل پرزے بگڑ جائیں گے۔ اور ضعف و اختلال ہوگا

جواب - الہام اور وحی ملہم کے اختیار میں نہیں ہوتی۔ بلکہ وہ ملہم کی طرف سے نازل ہوتی ہے۔ جو خدا تعالےٰ ہے اور خدا تعالےٰ کسی کی مرضی اور حکم کے تابع نہیں بلکہ نبی اور رسول اس کے تابع ہوتے ہیں اور اس کے بلائے بولتے ہیں۔ اور جو ان پر وحی ہوتی ہے۔ وہ مجبور ہوتے ہیں۔ کہ اس کو مخلوقِ خدا تک پہنچا دیں۔ خانبہادر مولوی غلام حسن خانصاحب پشاوری نے ۱۹۰۳ء کے قریب میں نے یہ الہام اسطرح سنا تھا۔ کہ "سلطنت برطانیہ تا ہشت سال بعد ازاں بس لمحے شود در اختلال" ممکن ہے۔ "بعد ازاں ایام ضعف و اختلال" ہی درست قرأت ہو۔ بہرحال میں نے جو روایت سنی تھی۔ وہ یہ تھی۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جنگ ٹرانسوال میں ملکۂ معظمہ وکٹوریا کی فتح کے لئے دعا کی۔ تو آپ کو یہ الہام ہوا گویا اسوقت تو انگریزوں کو فتح ہو جائے گی۔ مگر اس کے آٹھ سال بعد سلطنتِ برطانیہ کی مشین کے پرزوں میں کمزوری اور اختلال پیدا ہونے لگ جائے گا۔ جنگ ٹرانسوال ۱۹۰۰ء میں ہوئی اور انہی ایام میں آپ کو یہ الہام بھی ہوا۔ کہ "آپ کے ساتھ انگریزوں کا نرمی کے ساتھ ہاتھ تھا۔ اسی طرف خدا تعالےٰ تھا۔ جو آپ تھے"۔ (دیکھو اربعین نمبر ۳ ص۳۸) اگر انگریزوں نے خدا کے برگزیدہ مسیح موعود سے نرم اور شریفانہ سلوک کیا تو خدا کے اس مسیح نے بھی حضرت عیسیٰؑ کی طرح فرمایا۔ کہ جو خدا کا ہے۔ خدا کو دو اور جو قیصر کا ہے۔ قیصر کو دو۔ ہر مسلمان پر خدا کی اطاعت اور حکومت وقت کی اطاعت (جو امن قائم کرے) از روئے شریعت اسلامیہ واجب ہے خدا کے مسیح نے هل جزاء الاحسان الا الاحسان پر عمل کیا۔ اور حکومت وقت کی اطاعت کی تعلیم دی اور اسکی فتح کیواسطے دعا کی رہا یہ امر کہ آپ پر یہ الہام نازل ہوا تھا۔ یا نہ۔ سو ہوا اور ضرور ہوا۔ بیشک آپ نے کسی کتاب میں اسے شائع نہیں فرمایا۔ اور نہ آپ نے ہر الہام کو بالالتزام اخبارات یا رسائل میں شائع کیا ہے۔ مگر خدا کے حکم کو ضرور لوگوں تک پہنچایا۔ تاکہ وہ گواہ رہیں۔ کہ خدا کا کلام پوشیدہ نہیں۔ باقی رہا یہ امر کہ اس کو راز میں رکھا اور اس کو ظاہر نہ کیا۔ سو حافظ شیرازی کہتے ہیں۔ ؎

نہاں کے ماند آں رازے کہ زو سازند محفلہا۔

وہ بات کب نہاں رہ سکتی ہے جو مجالس میں بیان کی جائے۔

علماء حق کی قدر و منزلت اور علماء سوء کی مذمت

ابوالقاسم - جس طرح قادیانی مسیح کی مجلس میں علماء حق کی غیبت اور عیب جوئی کا ناپاک مشغلہ جاری رہتا تھا۔ اسی طرح انگریزوں کی وفاداری اور عظمت شان راگ بھی الاپتے رہتے تھے لیکن باوجود اس مدحت سرائی کے خاص پرائیویٹ مجلسوں میں کبھی کبھار فرنگیوں پر بھی برس پڑتے تھے۔

جواب - مسیح محمدی کی مجلس میں علماء حق کی بیحد قدر اور منزلت تھی۔ حضرت نور الدین اعظم اور دوسرے علماء کی عزت اس کا ثبوت ہے۔ علماء سوء کی مذمت حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس سے زیادہ نہیں فرمائی۔ جو حضرت مسیح ناصری نے اناجیل میں اپنے وقت کے علماء کی کی ہے۔ دیکھو انجیل متی باب ۲۳ آیت الغایت ۳۳ ریاکار۔ فقیہو۔ اندھے راہ بتانے والے اندھے فریسی۔ اے سانپو۔ اے افعی کے بچو وغیرہ۔

پھر خدا تعالےٰ نے انکو مثلهم كمثل الحمار جعل منهم القردة والخنازير۔ اولئك كالانعام بل هم اضل اور بعد ذالك زنيم کہا ہے۔ اور حدیث نبوی میں علماءهم شر من تحت اديم السماء کہا گیا ہے۔ اس مشغلہ کا نام کیا رکھو گے۔ جو دربار حضرت ختمی مآبؐ میں ہر وقت قائم رہتا تھا۔

عدل و انصاف کی تعریف

اگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے عیسائی بادشاہ وقت کے عدل و امن کی تعریف کی تو حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نوشیروان پارسی کی حکومت کے عدل اور امن کی تعریف کی۔ کیا قرآن کریم میں یہ آیت نہیں ہے۔ کہ لا يجرمنكم شنان قوم على ان لا تعدلوا اعدلوا هو اقرب للتقوى کسی قوم کی دشمنی اور عداوت تم کو اس بات پر آمادہ نہ کرے کہ عدل اور انصاف سے کام نہ لو ضرور عدل اور انصاف کی بات کرو۔ اور تقویٰ اسی بات کا مقتضی ہے۔ پس حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نوشیروان کے عدل کی تعریف کی باوجودیکہ وہ پارسی مذہب کا پیرو تھا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے قیصر انگلستان اور اس کی قوم کے عدل اور امن اور مذہبی آزادی کی تعریف کی اگرچہ وہ عیسائی تھے۔ انگریزوں کی عمدہ باتوں یا اصول کی داد نہ دینا من لم يشكر الناس لم يشكر الله کے خلاف ہے۔ کیا حق پوش ہونا بھی کوئی نیک صفت ہے۔

---

[1] سیرۃ المہدی حصہ اول ص۹۱ پر یہ الہام ان دو صورتوں میں درج ہے۔
ا. سلطنت برطانیہ تا ہشت سال ــــ بعد ازاں ایام ضعف و اختلال
ب. سلطنت برطانیہ تا ہفت سال ــــ بعد ازاں باشد خلاف و اختلال

حکومت کی مشینری میں ضعف واختلال کے آثار

جب خدا تعالیٰ نے اس اصل کے ماتحت کہ ہر کمال کا زوال ہوتا ہے حکومت برطانیہ کے ضعف اور اختلال کے آثار کی خبر دے دی۔ اور خدا کے نبی نے خدا کا فرمودہ ظاہر کیا۔ تو یہ بھی حکومت برطانیہ پر آپ کا احسان تھا۔ کہ قبل از وقت اطلاع دے دی آپ کا یہ کہنا کہ الہام پورا نہیں ہوا اور حکومت میں ضعف اور اختلال کے آثار پیدا نہیں ہوئے۔ ایسی بات ہے جس کی واقعات کھلم کھلا تردید کر رہے ہیں۔ اور حکومت برطانیہ کے مدبرین کے بیانات کے صریح خلاف ہے سنہ ۱۹۰۱ء کے بعد آٹھ سال سنہ ۱۹۰۸ء پر ختم ہوتے ہیں۔ اور حضرت احمد قادیانی کا مئی ۱۹۰۸ء میں وصال ہوا۔ اور بموجب حکم آیت ماکان اللہ لیعذبھم وانت فیھم جس طرح اہل مکہ پر تب نزول عذاب ہوا جب کہ حضرت محمد رسول اللہ ان کے درمیان سے رخصت ہو گئے۔ اسی طرح حکومت برطانیہ پر تب نزول آثار ضعف و اختلال شروع ہوا۔ جبکہ حضرت احمد نبی اللہ کا رفع ہوا۔ مختصراً سنیئے سنہ ۱۹۰۱ء میں نیکیوں کی مجسمہ ملکہ معظمہ وکٹوریہ وفات پا گئیں سنہ ۱۹۰۵ء میں تقسیم بنگال ہوئی سنہ ۱۹۰۷ء میں بغاوت لاہور و امرتسر ظہور میں آئی۔ اور سنہ ۱۹۱۰ء میں شہزادہ امن ملک معظم ایڈورڈ ہفتم کی وفات ہوئی۔ سنہ ۱۹۱۱ء میں ملک معظم جارج خامس نے دہلی میں آکر اہل بنگال کی دلجوئی کا اعلان کیا۔ مگر ہندوستان میں فسادات کے مواد اور آثار باقی رہے تھے۔ کہ یکم اگست سنہ ۱۹۱۴ء کو جنگ عظیم چھڑ گئی اور سنہ ۱۹۱۹ء میں ختم ہوئی۔ انگریزوں کو فتح ہوئی۔ اور کئی ممالک ہاتھ آئے۔ مگر حکومت کی مشین کے پرزوں میں کمزوری پیدا ہو گئی۔ اسی کمزوری کا نتیجہ ہے۔ کہ (۱) افغانستان نے آزادی حاصل کر لی۔ (۲) رفتہ رفتہ فلسطین میں اقتدار حکومت برطانیہ کمزور ہو گیا۔ (۳) مصر اور عراق آزاد ہو گئے (۴) مسولینی نے حبشہ پر تصرف کر لیا۔ (۵) جنرل فرانکو سپین میں خلاف امن کارروائیاں کر رہا ہے۔ (۶) ہر ہٹلر آزادی سے آسٹریا پر قابض ہو گیا۔ (۷) جاپان چین پر قبضہ کرتا چلا جا رہا ہے۔ (۸) بحیرۂ روم میں انگریزی جہازات آئے دن غرق ہوتے رہتے ہیں (۹) اور ہندوستان میں کانگرس برسر اقتدار آ گئی۔ کیا آثار ضعف و اختلال کے رسینگ ہوتے ہیں۔ کیا پیشگوئی کا حرف حرف پورا نہ ہوا۔

مولوی محمد حسین بٹالوی کا بہتان

ابوالقاسم۔ مولوی محمد حسین نے یہ الہام اپنے رسالہ اشاعت السنہ میں شائع کیا۔ یہ سنکر الہامی صاحب کے ہاتھوں کے طوطے اڑ گئے۔ عالم اضطراب میں تلافی کے لئے ہاتھ پاؤں مارے۔ اور بڑی عجلت سے کشف الغطاء نامی رسالہ لکھا۔

جواب۔ مولوی محمد حسین صاحب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سخت دشمن تھے۔ انہوں نے رسالہ اشاعت السنہ میں جس رنگ میں اس الہام پر پردے دئے کی۔ وہ علمائے یہود کی عادت یحرفون الکلم عن مواضعہ پر عمل تھا۔ پس ان کی خیانت ہی تھی جو انہوں نے لکھا۔ کہ (۱) انگریزوں کی حکومت تباہ ہو گی۔ اور (۲) وہ تباہی جماعت احمدیہ کے ہاتھوں ہو گی (۳) اور یہ بغاوت کرنے والی جماعت ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جواب دیا کہ ہمارا خاندان انگریزوں کا وفادار رہے۔ اور میں خدا کا مرسل ہو کر کب بغاوت کی راہوں کو پسند کرتا ہوں۔ میں باغی اور بغاوت سے سخت نفرت رکھتا ہوں۔ نہ میں نے اس الہام کو عام اشاعت دی ہے۔ اور نہ اس کے یہ معنی بیان کئے۔ ان کے موجد مولوی محمد حسین ہیں۔ جو غلط مطالب بیان کرتے ہیں۔ اور ان کی تعبیر اسی کی خیانت کا آئینہ ہے۔ اور یہی حق تھا جو کشف الغطاء میں لکھا گیا۔

بھلے انسان کیا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے لکھا تھا۔ کہ گورنمنٹ برطانیہ آٹھ سال میں تباہ ہو گی۔ کیا یہ واقعی بہتان نہ تھا۔ اس الہام کے کس لفظ کے یہ معنے ہیں یہاں تو آثار ضعف و اختلال کے شروع ہونے کا ذکر ہے۔ اور ویسا ہی ہوا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تحریر یا تقریر میں ایسا نہ کہا تھا۔ یہ محض مولوی محمد حسین نے خیانت سے تشریح کی

جھوٹ بولنے کا سدباب

ابوالقاسم۔ مندرجہ بالا الفاظ میں مرزا صاحب نے توریہ سے کام لے کر اپنے ہشت سالہ الہام کے شائع کرنے سے نفی کی ہے مگر زبانی بیان سے انکار نہیں کیا۔ لیکن اس کے بعد مرزا صاحب کو خیال آیا۔ کہ گو مولوی محمد حسین بارگاہِ حکومت میں میری کوئی تحریر پیش نہیں کر سکیں گے۔ لیکن احتمال ہے۔ کہ کوئی زبانی شہادت پیش کر دیں۔ اس لئے ضرورت ہے کہ زبانی بیان سے بھی مکر جائیں۔

جواب۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو معلوم تھا کہ مولوی محمد حسین صاحب کے مذہب میں عند الضرورت جھوٹ بولنا کوئی گناہ نہیں۔ ممکن ہے وہ حسب عادت کوئی جھوٹے گواہ اپنے غلط بیان کی تائید میں پیش کریں۔ پس آپ نے اس کا سدباب کیا۔ اور ضروری تھا کہ ایسا کرتے۔ کیونکہ پنڈت لیکھرام کے قتل کی تحقیقات میں اور مارٹن کلارک کے قتل کے معاملہ میں بن بلائے عدالت میں مولوی محمد حسین صاحب بغرض شہادت آ دھمکے تھے۔ جس پر ان کو عدالت نے جھڑک کر باہر نکال دیا تھا۔ اگر انکے مذہب میں جھوٹ بولنا جائز نہیں تو ذرا اس کے روحانی فرزند مولوی ثناء اللہ صاحب سے دریافت کریں۔ کہ عند الضرورت ان کی مذہبی کتب میں دروغگوئی جائز ہے یا نہ اور انہوں نے مقدمہ مولوی کرم الدین میں بمقام گورداسپور سنہ ۱۹۰۴ء میں یہ گواہی دی تھی یا نہ۔ کہ جھوٹ بول کر بھی ایک شخص متقی رہ سکتا ہے۔

الہام کا انکار نہیں کیا

ابوالقاسم۔ مسیح موعود نے کانوں پر ہاتھ رکھے۔ کہ مجھے ہرگز اس قسم کا کوئی الہام نہیں ہوا۔

جواب۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے الہام سے انکار نہیں کیا بلکہ اس کی عام اشاعت اور اس تشریح سے جو مولوی محمد حسین نے بطور خیانت کی تھی انکار کیا ہے۔

ابوالقاسم۔ مسیح موعود صاحب نے لباس تصنع پہن کر بہانگ دہل جو غلط بیانی کی اس پر برابر پچیس سال تک پردہ پڑا رہا۔ تا آنکہ ان کے منجھلے صاحبزادہ میاں بشیر احمد ایم۔ اے نے شائد سنہ ۱۹۲۳ء میں کتاب سیرت المہدی کی پہلی جلد شائع کر کے جھوٹ اور فریب کا پردہ چاک کر دیا۔

جواب۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے نے صرف اس قدر لکھا ہے۔ کہ ایسا الہام تھا اور ضرور تھا۔ اور اس کے زبانی راوی موجود تھے۔ مگر وہ تشریح جس سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے انکار کیا ہے۔ اور جو مولوی محمد حسین نے اشاعت السنہ میں کی تھی۔ اس سے خود حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کو بھی انکار ہے۔ پس خدا کا نبی برحق اور مولوی محمد حسین اپنی تشریح میں کاذب تھے۔

خلافت جوبلی فنڈ میں شمولیت

منشی حاجی محمد صاحب موضع ہریچند ڈاکخانہ تنگی تحصیل چارسدہ ضلع پشاور میں پٹواری ہیں۔ جن کی ماہوار آمد تیس روپے ہے انہوں نے خلافت جوبلی فنڈ میں پچاس روپے کا وعدہ کیا ہے جس میں سے دس روپے وہ ادا بھی کر چکے ہیں۔ دوسرے مخلص احباب سے بھی توقع ہے کہ وہ اس مبارک تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔ ناظر بیت المال قادیان

حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کی ذرّیت طیبہ قیامت تک قائم رکھی جائے گی

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں ہی کئی لوگوں نے اپنے صادق اور منجانب اللہ ہونے کو ظاہر کرنے کے لئے آپ کے خلاف شائع کیا کہ انہیں خدا کی طرف سے یہ الہام ہوا ہے۔ "اِنَّ شانِئَکَ ھُوَ الاَبتر" کہ نعوذ باللہ مرزا صاحب مع اپنی تمام اولاد کے ہلاک ہو جائیں گے۔ اور کچھ بھی باقی نہیں رہے گا۔ اور جماعت درہم برہم ہو جائے گی۔ چنانچہ ان بدقسمت لوگوں میں سے ایک نومسلم شیخ سعد اللہ لودھانوی بھی تھے جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مقابلہ میں اپنا یہ الہام شائع کیا۔ شیخ مذکور کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

"تب چار برس بعد میں نے اس کے لئے دعا کی۔ تو خدا نے مجھ کو اس کی موت کی خبر دی۔ اور یہ بھی فرمایا۔ کہ سعد اللہ جو تیرے ابتر رہنے کی پیشگوئی کرتا ہے وہ خود ابتر رہے گا۔ مگر میں تیری نسل کو قیامت تک قائم رکھوں گا۔ اور تو برکات سے محروم نہیں ہوگا۔ اور میں یہاں تک تجھے برکت دوں گا۔ کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے اور ایک دنیا کو تیری طرف رجوع دوں گا۔" (تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۹)

نتیجہ یہ ہوا۔ کہ جیسا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خدا تعالےٰ سے خبر پا کر لوگوں میں سعد اللہ نومسلم کی موت کی خبر شائع کی تھی۔ ویسا ہی ظہور میں آیا وہ ایسے وقت مرا۔ کہ اسے یہ بھی نصیب نہ ہوا۔ کہ اپنے لڑکے کی شادی دیکھ لیتا۔ جب کہ اس کا ایک ہی لڑکا تھا۔ اور شادی کا تمام سامان اس نے اکٹھا کر لیا تھا۔ اور چند روز میں شادی کرنے والا تھا۔ سعد اللہ کی موت کے بعد اس کا لڑکا رہ گیا۔ بعض مخالف اس انتظار میں رہے۔ کہ شاید اس کے ہاں اولاد ہو جائے۔ اور اس طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی باطل ہو۔ مگر خدا تعالےٰ نے اسے بھی لاولد موت دے کر حضور کی سچائی پر مہر لگا دی۔ اس کے بالمقابل خدا تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کی اولاد سے جو سلوک کیا۔ اور سلسلہ احمدیہ کو جو ترقی پر ترقی دے رہا ہے۔ وہ تمام دنیا کے سامنے ہے۔

عیاں راچہ بیان۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتاب حقیقۃ الوحی کا مذکورہ حوالہ میں نے پڑھا۔ تو مجھے خیال آیا۔ کہ ایک بدقسمت نومسلم پہلے ہو گزرا ہے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ابتر ثابت کرنے کے لئے اپنے الہام شائع کیا کرتا تھا۔ اور ایک بدقسمت نومسلم اس وقت کھڑا ہوا ہے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اولاد کے متعلق کہتا پھرتا ہے۔ اور عدالتوں میں بیان دیتا ہے۔ کہ نعوذ باللہ وہ پاک نہیں ہے۔ اور حضور اقدس کی جماعت دہریت کی طرف جا رہی ہے۔ گویا حضور روحانی طور پر ابتر ہیں۔ آہ خدا کا مسیح تو کہے۔ کہ مجھے خدا تعالےٰ نے خبر دی ہے۔ کہ "میں تیری نسل کو قیامت تک قائم رکھوں گا۔ اور تو برکات سے محروم نہیں ہوگا"۔ الخ مگر نومسلم صاحب خدا کے مقابلہ میں کھڑے ہو کر اس کی بات کو رد کرنا چاہتے ہیں۔ کاش وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اپنی اولاد کے حق میں دعائیں اور ان کی قبولیت بغور پڑھ لیں۔ اور پھر سوچیں۔ کہ کیا وہ مسیح موعود علیہ السلام کو نبی ماننے کا دعویٰ کر کے اور خلافت احمدیہ کے قائل ہو کر ایسا عقیدہ رکھ سکتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی اولاد کے حق میں ذیل کی دعائیں فرمائی ہیں۔

(۱) کر ان کو نیک قسمت دے انکو دین و دولت
کر ان کی خود حفاظت ہو ان پہ تیری رحمت
دے رشد اور ہدایت اور عمر اور عزت
یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی

(۲) لخت جگر ہے میرا محمود بندہ تیرا
دے اس کو عمر و دولت کر دور ہر اندھیرا
دن ہوں مراد والے پُر نور ہو سویرا
یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی

اس کے ہیں دو برادر ان کو بھی رکھیو خوشتر
تیرا بشیر احمد تیرا شریف اصغر
کر فضل سب پہ یکسر رحمت سے کر معطر
یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی

یہ تینوں تیرے چاکر ہوویں جہاں کے رہبر
یہ ہادیٔ جہاں ہوں یہ ہوویں نور یکسر
یہ مرجع شہاں ہوں یہ ہوویں مہر انور
یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی

اہل وقار ہوویں فخر دیار ہوویں
حق پر نثار ہوویں مولیٰ کے یار ہوویں
با برگ و بار ہوویں اک سے ہزار ہوویں
یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی

اے واحد یگانہ اے خالق زمانہ
میری دعائیں سن لے اور عرض چاکرانہ
تیرے سپرد تینوں دیں کے قمر بنانا
یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی

مرے مولا مری یہ اک دعا ہے
تری درگاہ میں عجز و بکا ہے
وہ دے مجکو جو اس دل میں بھرا ہے
زباں چلتی نہیں شرم و حیا ہے
مری اولاد جو تیری عطا ہے
ہر اک کو دیکھ لوں وہ پارسا ہے
تری قدرت کے آگے روک کیا ہے
وہ سب دے انکو جو مجکو دیا ہے

خدایا تیرے فضلوں کو کروں یاد
بشارت تو نے دی اور پھر یہ اولاد
کہا ہرگز نہیں ہوں گے یہ برباد
بڑھیں گے جیسے باغوں میں ہوں شمشاد
خبر مجکو یہ تو نے بارہا دی
فسبحان الذی اخزی الاعادی

مندرجہ بالا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعاؤں اور قبولیت کو پڑھ کر کسی باہوش انسان کے لئے چارہ نہیں۔ کہ یا تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور سلسلہ احمدیہ ہی سے کنارہ کش ہو جائے۔ اور اگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خدا کا سچا اور برگزیدہ نبی مانتا ہے۔ تو پھر آپ کی اولاد کی طرف کسی قسم کا گند منسوب نہیں کر سکتا۔ بلکہ حضور اقدس کی تصریحات کے مطابق تمام اولاد کو پاک اور مطہر ماننا پڑے گا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا الہام ہے۔ اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰہُ لِیُذْھِبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ اَھْلَ الْبَیْتِ وَیُطَھِّرَکُمْ تَطْھِیْرًا

خاکسار

قمر الدین مولوی فاضل

چندہ کے بقایاجات سابقہ

بجٹ میں پیش کردہ شمار و اعداد کے معائنہ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ بہت سی جماعتیں ایسی ہیں جن کے ذمہ سالانہ بجٹ کے مقابلہ میں سابقہ بقایاجات مرکزی ریکارڈ کے رو سے بہت زیادہ ہیں۔ جماعتوں کے عہدہ داران کو چاہئے۔ کہ ان بقایوں کو جلد سے جلد وصول کرنے کی پوری کوشش کریں۔ ہاں اگر کوئی رقوم ایسے احباب کے ذمہ ہوں۔ جو کسی دوسری جگہ چلے گئے ہیں۔ یا کسی اور معقول وجہ سے کوئی بقایاجات ناقابل وصول ہو گئے ہوں۔ تو عہدہ داران مقامی کو چاہئے۔ کہ صحیح وجوہ کو معہ ثبوت یا دلائل پیش کر کے ایسی (ناقابل وصول) رقموں کو اپنے بجٹوں سے خارج کروائیں۔ اسی قسم کی درخواستوں کا انتظار ۳۱ دسمبر تک کیا جائیگا۔ اس کے بعد جو بقایاجات رہ جائیں گے۔ ان کے ادا کرنے کی ذمہ داری آئندہ ان جماعتوں پر قائم ہو جائے گی۔ اور پھر کوئی عذر قابل پذیرائی نہ ہوگا۔

ناظر بیت المال قادیان

تحریک جدید کے متعلق ایک نمونہ کا جلسہ

جماعت احمدیہ نیروبی کا مطالبات تحریک جدید کے متعلق نہایت احسن انتظام

حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے تحریک جدید کے مطالبات کے متعلق پہلے ابتدائی جلسے منعقد کرنے اور ۳۱ جولائی کو آخری جلسہ منعقد کرنے کا جو ارشاد فرمایا تھا۔ اس کی تعمیل میں اندرون اور بیرون ہند کی جماعتوں نے جلسے کئے۔ جن کی اطلاعات اخبار میں شائع کی جا رہی ہیں۔ جماعت احمدیہ نیروبی نے یہ جلسے جس اہتمام کے ساتھ کئے۔ اس کی تعریف اس سے بڑھ کر اور کیا ہوسکتی ہے۔ کہ ان کے جلسوں کی روئداد ملاحظہ فرمانے کے بعد حضور نے اپنے قلم سے رقم فرمایا۔

"جزاکم اللہ۔ یہ جلسہ ایک نمونہ کا جلسہ ہے۔ اس کی رپورٹ الفضل میں شائع کردیں"

ہم احباب نیروبی کو مبارکباد پیش کرتے ہوئے ذیل میں رپورٹ درج کرتے ہیں:- ایڈیٹر

سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدکم اللہ بنصرہ العزیز

السلام علیکم ورحمت اللہ وبرکاتہ

یا سیدی! حضور کا خطبہ جمعہ تحریک جدید کے متعلق جلسے منعقد کرنے کے ارشاد کا ۱۷ رجولائی کو یہاں پہنچا۔ ۲۴ رجولائی اتوار کے دن تین جلسے حضور کے خدام نے یہاں کئے۔ صبح ½۹ بجے سے ۱۱ بجے تک بچوں کا۔ ۲ بجے بعد دوپہر سے سوا چار بجے تک عورتوں کا اور ساڑھے چار بجے شام سے پونے آٹھ بجے تک مردوں کا جلسہ ہوا

بچوں۔ عورتوں اور مردوں کے جلسے

یہ جلسے خدا کے فضل سے نہایت کامیاب تھے: بچوں میں محمد اکرم صاحب غوری پریذیڈنٹ خدام الاحمدیہ اور خاکسار نے ایک کھانے پر کفایت کرنے۔ لباس میں سادگی اختیار کرنے۔ سچ بولنے۔ نماز کا پابند ہونے اور اپنے ہاتھ سے کام کرنے اور محنت کی عادت ڈالنے کے مطالبات کو سادہ اور آسان الفاظ میں بیان کیا۔

عورتوں کے جلسے میں دو مضمون عاجز نے لکھ کر دئے۔ ایک میں سادگی اور ایک سالن کا استعمال۔ اپنے ہاتھ سے کام کرنے گوٹا کناری۔ فیتے اور فیشن کے طور پر کپڑے خریدنے سے پرہیز۔ ان مطالبات کا ذکر تھا۔ جو عاجز کی اہلیہ نے پڑھا۔ دوسرے میں بچوں کو نماز کا پابند بنانے۔ سچ بولنے اور محنت کی عادت ڈالنے اور ہو سکے تو بچوں کو تربیت کے لئے قادیان بھیجنے کے مطالبات پر توجہ دلائی گئی تھی۔ جو سردار بیگم صاحبہ اہلیہ محمد حسین صاحب بٹ مرحوم نے پڑھا۔ ان کے بعد جناب سید محمود اللہ شاہ صاحب نے حضور کا تازہ آمدہ خطبہ جمعہ تحریک جدید کے متعلق پڑھ کر سنایا۔ پھر مطالبات کی طرف عام طور پر توجہ دلائی۔ اور پھر چند منٹ کے لئے چوہدری محمد شریف صاحب نے تحریک جدید کی اہمیت پر تقریر کی۔ عورتوں کی حاضری سو فیصدی تھی۔ یعنی سب کی سب آگئیں سوائے ایک دو مریضوں کے۔

مردوں کے اجلاس میں تقاریر کا خاکسار نے یہ انتظام کیا۔ کہ حضور کے تحریک جدید کے متعلق مختلف خطبے نکال کر دوستوں میں قبل از وقت تقسیم کردئے۔ اور کہدیا کہ ان کے خلاصے نکال کر پندرہ پندرہ منٹ کی تقریروں میں بیان کردیں۔ اور ضروری حصے خطبے کے حضور کے اپنے الفاظ میں بھی سنائیں۔ مندرجہ دوستوں نے مندرجہ ذیل خطبوں کو بیان کیا

۱۔ سید عبدالرزاق شاہ صاحب خطبہ جمعہ فرمودہ ۷ راگست ۱۹۳۶ء مضمون کامل اطاعت۔ تحریک جدید کے ذریعہ جماعت کا امتحان ہو رہا ہے۔

۲۔ کریم بخش صاحب۔ خطبہ جمعہ فرمودہ ۳ ردسمبر ۱۹۳۷ء مضمون۔ تحریک جدید کو سات سال تک ممتد کرنے کا مقصد۔

۳۔ چوہدری محمد شریف صاحب خطبہ جمعہ فرمودہ۔ ۲۶ رنومبر ۱۹۳۷ء۔ مضمون تحریک جدید کے مطالبات۔ صفات الہٰیہ کا ظہور۔

۴۔ سید محمود اللہ شاہ صاحب خطبہ جمعہ۔ فرمودہ ۱۰ رجون ۱۹۳۸ء۔ مضمون تربیت اولاد۔ تحریک جدید کے جلسے

۵۔ خاکسار عبدالسلام۔ خطبہ جمعہ۔ ۱۵ رمئی ۱۹۳۶ء مضمون۔ آپس میں صلح کرو۔ مالی قربانیاں۔

اس جلسہ میں ملک محمد عثمان صاحب نے حضور کی نظم ؎

"دشمن کو ظلم کی برچھی سے تم سینہ و دل برمانے دو"

میں سے چند شعر نہایت خوش الحانی سے پڑھکر سنائے۔ اور خاکسار نے حضور کی نظم ؎

"میں اپنے پیاروں کی نسبت ہرگز نہ کرونگا پسند کبھی"

سنائی۔

ڈاکٹر عمرالدین صاحب نے مالی مطالبہ کی طرف توجہ دلائی۔ اور آخر میں خاکسار نے حضور کے تمام مطالبات کو مختصراً دوہرایا اور بہ امر احباب کے ذہن نشین کرنے کی کوشش کی۔ کہ تحریک جدید کا مقصد دراصل یہ ہے۔ کہ عملی طور پر ہمارے اندر ایسا تغیر پیدا ہو۔ جو شریعت کے قیام کا تقاضا ہے۔ ہمارا کام شریعت کو زندہ کرنا۔ اور مغربیت کے ساتھ جنگ کرکے اس کو مٹانا ہے۔ جلسہ دعا پر ختم ہوا

خدام الاحمدیہ کا جلسہ

اس کے بعد ۳۰ رجولائی بروز ہفتہ بعد نماز ظہر ایک جلسہ خدام الاحمدیہ نے تحریک جدید کے متعلق کیا۔ مختلف ممبران خدام نے مطالبات کے مختلف پہلوؤں پر حضور کے خطبات کی روشنی میں تقریریں کیں۔

۳۱ رجولائی کا جلسہ

مندرجہ بالا چار جلسوں کے بعد کل ۳۱ رجولائی کو دو بڑے جلسے اور کئے گئے ایک مردوں اور لڑکوں کا۔ دوسرا عورتوں اور بچیوں کا۔

مردوں کا بڑا جلسہ صبح دس بجے شروع کیا گیا۔ اس میں بھی دوستوں کو حضور کے بعض خطبات کے مضامین بیان کرنے پر مقرر کیا گیا تھا۔ پانچ خطبے تحریک جدید کے متعلق مندرجہ ذیل پانچ اصحاب نے بیان کئے۔

محمد اکرم خاں صاحب غوری۔ ملک احمد حسین صاحب۔ ملک عبدالقادر صاحب شیخ غلام فرید صاحب۔ چوہدری عزیز احمد صاحب

ان اصحاب نے حضور کے خطبات کی روشنی میں تحریک جدید کے مختلف مطالبات کی اہمیت کچھ اپنے الفاظ میں اور کچھ خطبات کے ضروری اقتباسات پڑھ کر واضح کی۔ ڈاکٹر عبدالغنی صاحب کرڈک زنجبار سے تشریف لائے ہوئے تھے آپ نے مختصر سی تقریر میں جو نہایت ہی موثر تھی۔ اس امر پر زور دیا۔ کہ آؤ ہم اپنی زندگیوں میں تحریک جدید کے مطابق تغیر پیدا کرکے اپنے آپ کو صحابہؓ کا مثیل بنانے کی جدوجہد کریں۔ کیونکہ یہ تحریک جدید دراصل آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی شریعت کے احیاء کا نام ہے اور تحریک عتیق ہی ہے۔ ڈاکٹر عمرالدین صاحب نے بھی مختصر سی تقریر میں سچا تغیر پیدا کرنے کی طرف جماعت کو متوجہ کیا ملک محمد عثمان صاحب نے حضور کے کلام سے ایک نظم خوش الحانی سے پڑھی اس کے بعد خاکسار نے حضور کے قریباً سارے مطالبات کو جماعت کے سامنے پیش کیا۔ جن کی فہرست پہلے سے تیار کی گئی تھی۔ اور دعا کے مطالبہ کی طرف جماعت کو متوجہ کیا۔ اور تہجد میں سلسلہ کی ترقی کے لئے دعائیں کرنے کی درخواست کی۔ آخر میں جناب سید محمود اللہ شاہ صاحب نے مطالبات کی فہرست میں سے ایک ایک مطالبہ پڑھنا شروع کیا۔ اور احباب نے ہاتھ کھڑے کرکرکے اس پر عمل کرنے کا اقرار کیا۔

وہ مطالبات جن پر مردوں سے دستخط لئے گئے

اس کے بعد مندرجہ ذیل مطالبات پر جماعت کے احباب نے دستخط کئے۔

(۱) ہم آپس میں محبت و اتحاد سے رہیں گے۔

(۲) ہم اپنے آپ کو اور اپنے بچوں کو محنت کی عادت ڈالنے نماز کا پابند بنانے اور سچ کی عادت ڈالنے میں پوری کوشش کریں گے۔

(۳) ہم اپنے گھروں میں نگرانی کرینگے کہ گوٹا کناری سلمہ ستارہ۔ فیتے اور بلا ضرورت صرف فیشن کے طور پر کپڑے خرید کر نہ پہنے جائیں۔ (۴) ہم اپنے لباس میں سادگی اختیار کریں گے (۵) ہم اپنے ہاتھ سے کام کرنے میں عار نہیں سمجھیں گے۔ (۶) ہم ایک ہی سالن اور ایک ہی کھانے پر کفایت کریں گے۔ (۷) ہم بجز شادی کے مواقع کے زیور نہیں بنوائیں گے۔

(۸) ہم سادگی اور اخلاق اسلامی کے قیام کے لئے ایک دوسرے کی نگرانی کریں گے۔ (۹) ہم قادیان میں جائداد یا مکان بنانے کی حتی الوسع پوری کوشش کریں گے۔ (۱۰) ہم حسب توفیق اور عند التوفیق تحریک جدید کے امانت فنڈ میں حصہ لیں گے (۱۱) ہم پیٹنٹ قیمتی دوائیوں سے حتی الوسع پرہیز کریں گے۔ (۱۲) ہم کوشش کرینگے کہ ہم میں سے کوئی بیکار نہ رہے۔

(۱۳) ہم تبلیغ کے لئے اپنے اوقات کو زیادہ سے زیادہ وقف کریں گے (۱۴) ہم کوشش کریں گے۔ کہ اپنے بچوں کو تحریک جدید کے بورڈنگ میں قادیان روانہ کریں۔ (۱۵) ہم موجودہ سات سالہ تحریک جدید کے دور ثانی میں باشرح مالی قربانی میں ہر سال شریک ہوا کریں گے۔ انشاء اللہ العزیز۔ (۱۶) ہم اپنے تمام اخراجات میں کمی کرنے کی فکر میں لگے رہیں گے تا بجٹ سے سلسلہ کی مالی خدمت میں زیادہ سے زیادہ حصہ لے سکیں (۱۷) ہم اپنی ساری ہمت سے اپنی زندگیوں میں ایسا تغیر پیدا کریں گے۔ جو اسلام کی تعلیم کا تقاضا ہے۔ (۱۸) ہم اپنے لین دین میں امانت۔ دیانت اور سچائی پر پورے طور پر قائم رہیں گے (۱۹) ہم التزام سے دعا کرتے رہیں گے۔ کہ اللہ تعالیٰ احمدیت کی تعلیم کو دنیا کی تمام آبادیوں میں پھیلاوے۔ رب کل شیٔ خادمک رب فاحفظنی۔ وانصرنی وارحمنی اللّٰھم انا نجعلک فی نحورھم۔ و نعوذ بک من شرورھم کثرت سے پڑھا کریں گے (۲۰) ہم حسب سابق سینما اور ناٹک وغیرہ نہ دیکھنے پر کاربند رہیں گے۔

وہ مطالبات جن پر بچوں کے دستخط لئے گئے

بچوں سے مندرجہ ذیل مطالبات پر دستخط لئے گئے ہیں۔

(۱) ہم جھوٹ کبھی نہیں بولیں گے۔

(۲) نماز کی پوری پابندی کریں گے۔

(۳) محنت کی عادت ڈالیں گے (۴) اپنے ہاتھ سے کام کریں گے۔ (۵) فضول پیسے خرچ نہیں کریں گے (۶) آپس میں لڑائی جھگڑا نہیں کریں گے۔ اور محبت سے رہیں گے (۷) سینما۔ ناٹک وغیرہ کبھی دیکھنے نہیں جائیں گے (۸) ایک ہی کھانا کھائیں گے۔ (۹) حضور کے تمام حکموں پر عمل کرنے کی پوری کوشش کرتے رہیں گے (۱۰) اپنے والدین سے یہی عرض کرتے رہیں گے۔ کہ حضور کے مطالبات پر پورا عمل کریں۔

مردوں میں سے پانچ اصحاب بعض معذوریوں کی وجہ سے نہ آسکے۔ کل حاضری بچوں کو ملا کر ۵۵ افراد پر تھی۔ یہ جلسہ مردوں کا دعا پہ ختم ہوا۔

عورتوں کا جلسہ ۲½ بجے بعد ظہر شروع ہوا۔ عاجز کی اہلیہ نے سادگی اختیار کرنے۔ فیتے وغیرہ ترک کرنے پر لکھا ہوا مضمون پڑھا۔ اہلیہ محمد اکرم صاحب غوری نے بچوں کو قادیان بھیجنے ان کی تربیت پر بہت توجہ دینے۔ اور دعا کے مطالبات پر مضمون پڑھا اہلیہ ماسٹر عبد العزیز صاحب بی۔ اے۔ بی۔ ٹی نے حضور کا پیغام مطبوعہ الفضل مالی قربانی کی طرف متوجہ ہونے اور عورتوں اور بچوں کو تعاون کرنے کے متعلق پڑھ کر سنایا۔ نیز حضور کا خطبہ جمعہ جس میں حضور نے تحریک جدید کے جلسے کرنے کا ارشاد فرمایا ہے۔ پڑھا آخر میں سید محمود اللہ شاہ صاحب نے مردوں کی طرح عورتوں سے بھی ایک ایک مطالبہ پر ہاتھ کھڑے کرا کے ان پر عمل پیرا ہونے کا اقرار لیا۔ عورتیں مسجد میں پردے کے پیچھے جمع تھیں۔ اقرار کرنے کی اطلاع سیکرٹری لجنہ اہلیہ ماسٹر عبد العزیز صاحب دیتی جاتی تھیں۔ اس موقعہ پر صلح صفائی سے رہنے کے مطالبہ پر بعض نے اسی وقت اطلاع دی۔ کہ ہم آپس میں صلح کرتی ہیں۔

وہ مطالبات جن پر خواتین کے دستخط لئے گئے

ازاں بعد مندرجہ ذیل مطالبات پر خواتین نے دستخط کئے۔

(۱) ہم ایک ہی سالن اور ایک ہی کھانے پر کفایت کریں گی۔ (۲) ہم سوائے شادی بیاہ کے مواقع کے خواہ مخواہ کوئی زیور نہ بنوائیں گی۔ نہ پہلا تڑوا کر کوئی اور بنوائیں گی۔ (۳) ہم سلمہ ستارہ۔ فیتہ۔ گوٹا کناری اور بلا ضرورت فیشن کے طور پر نئے نئے کپڑے خرید کر پہننا بند رکھیں گی۔ (۴) ہم اپنے آپ کو اور اپنی اولادوں کو نماز کا پابند بنائینگی

(۵) ہم اپنے آپ میں اور اپنے بچوں میں سچ بولنے کی پختہ عادت ڈالیں گی۔ (۶) ہم اپنے ہاتھ سے کام کرنے کی عادت ڈالیں گی۔ اور اپنے بچوں کو محنت کا عادی بنائیں گی۔ (۷) ہم کوشش کریں گی۔ کہ ہمارے بچے قادیان کے بورڈنگ تحریک جدید میں داخل ہوں۔ (۸) ہم مالی قربانی خود بھی کریں گی۔ اور اپنے مردوں سے بھی پورا پورا تعاون کریں گی۔ تاکہ وہ زیادہ سے زیادہ مالی قربانی کریں۔ ہم تمام خرچوں کو کم کرنے کی کوشش کرتی رہیں گی۔ (۹) ہم حضور کے مطالبہ دعا کی تعمیل میں سلسلہ کی ترقی کے لئے دعا کرنا اپنا فرض سمجھیں گی۔ (۱۰) ہم آپس میں محبت اور اتفاق سے رہیں گی۔

عورتوں کے اس جلسہ میں بھی ان کی حاضری سوائے دو معذور بہنوں کے پوری کی پوری تھی۔ اور بچیاں بھی کثرت سے شریک ہوئیں۔ کل حاضری قریباً چالیس تھی۔

حضرت امیر المومنین سے التجا

یا سیدی۔ مندرجہ بالا مطالبات حضور کی خدمت میں ایک خط کی صورت میں لکھے گئے ہیں۔ اور حضور کے خدام نے نیچے اپنے دستخط کئے ہیں۔ چند غیر حاضر افراد کے دستخط باقی ہیں۔ وہ مکمل کر کے انشاء اللہ العزیز یہ اقرار نامے خدمت اقدس میں جلد روانہ کر دوں گا۔

ہم نے خدا کے فضل سے باوجود خطبہ کے دیر سے پہنچنے کے اور وقت تھوڑا ہونے کے چھ جلسے تحریک جدید کے اس جگہ کئے۔ اور قریباً ایک درجن حضور کے خطبات کے مضامین جماعت کے سامنے دوبارہ رکھے گئے۔ جماعت میں ایک نئی زندگی پیدا ہوگئی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے امید ہے احباب بہت توجہ اور ہمت سے اپنے اقرار اور عہد کو پورا کرنے کی کوشش میں لگے رہیں گے۔ لیکن ہماری کوششیں بجز تائید الہٰی کے بیکار و بے سود ہیں۔ سو نہایت ادب سے یہ حضور کا ناچیز غلام عرض کرتا ہے کہ حضور ہم سب کے لئے دعا فرماویں۔ کہ خدا تعالیٰ خود ہی ہم پر ایسی نگہ کرم ڈالے۔ کہ ہم اپنی زندگیوں میں ایسا تغیر پیدا کریں۔ کہ حضور کے احکام کے ماتحت شریعت اسلام کو زندہ کرنے والے بن جائیں۔ آمین ثم آمین۔ اللہ تعالیٰ حضور کی عمر میں اور صحت میں اور تکمیل مقاصد میں فوق العادت برکت ڈالے آمین۔ ثم آمین۔

حضور کی جوتیوں کا غلام

عبد السلام بھٹی سیکرٹری عام

تحریک جدید ازیر (؟) بی۔

نصرت الٰہی کی ایک مثال

پچھلے دنوں نبی سر روڈ (سندھ) میں جمعیتہ العلماء سندھ کے ساتھ "وفات مسیح علیہ السلام" اور "صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام" پر ہمارے دو مناظرے ہوئے - جمعیتہ العلماء نے اپنے اشتہارات میں وہابیوں شیعوں اور احمدیوں تینوں گروہوں کو مناظرہ کا چیلنج دیا ہوا تھا - لیکن اول تو اتفاق ایسا ہوا - کہ جمعیتہ العلماء کو کوئی سنی مناظر ہی نہ مل سکا - بلکہ امرتسر سے مولوی ثناء اللہ صاحب کو خط لکھکر مولوی عبد اللہ صاحب معمار کو بلانا پڑا - اور یہ ان کے لئے کافی ندامت تھی - مگر دوسری ذلت ان پر یہ پڑی - کہ جس مناظر کو بلایا گیا - وہ علم قرآن علم حدیث اور زبان عربی سے بالکل بے بہرہ تھا - چنانچہ جب اسے کہا گیا - کہ عربی زبان کی دو سطریں ہی صحیح پڑھ دو - تو وہ نہ پڑھ سکا - جس پر سندھ کے علماء کو سخت شرمندہ ہونا پڑا اور غالباً اسی وجہ سے کہ ان کی موجودگی میں ایک جاہل کو بلا کر مناظرہ کرایا جا رہا ہے - چند مولوی ان میں سے دوسرے روز مناظرہ میں شامل ہی نہ ہوئے -

اس مناظرہ میں اللہ تعالےٰ کی نصرت کی ایک عجیب زندہ مثال ہم نے اپنی آنکھوں سے دیکھی - جبکہ مولوی عبد اللہ صاحب معمار نے اپنی آخری تقریر میں پبلک کو مخاطب کر کے کہا - کہ میرے مخالف مناظر نے جو حضرت ابن حزم کا یہ مذہب پیش کیا ہے - کہ تمسک ابن حزم بظاهر القول وقال بموته یہ بالکل غلط اور سراسر افترا ہے - جلالین میرے پاس موجود ہے - میں دو منٹ کے لئے اپنی تقریر بند کرتا ہوں اور شیخ عبد القادر کو چیلنج کرتا ہوں - کہ وہ جلالین سے حضرت ابن حزم کا یہ حوالہ پیش کریں - اور پچاس روپے انعام حاصل کریں - چنانچہ یہ کہکر اس نے اپنی تقریر بند کر دی - اور "جلالین" ہمارے پاس بھیجدی - اب پبلک منتظر تھی - کہ دیکھئے احمدی اس کا کیا جواب دیتے ہیں - مگر اتفاق کی بات ہے - کہ ہم نے جو دارالامان سے کتابیں منگوائی تھیں - اور ان کی جو فہرست مولوی محمد نذیر صاحب ملتانی نے بنا کر بھیجی تھی - اسے مولوی محمد صالح صاحب کتابوں کے ساتھ واپس نہیں لاسکے تھے - اس لئے ہمیں مطلقاً علم نہیں تھا - کہ "جلالین" ہماری کتابوں میں موجود بھی ہے یا نہیں اور نہ ہی ہمیں اس بات کا علم تھا - کہ علماء نے جلالین کی تازہ اشاعت سے یہ حوالہ نکال دیا ہے - لیکن اتفاق ایسا ہوا - یا یوں کہئے کہ اللہ تعالےٰ نے اس وقت ہماری امداد اس رنگ میں کی - کہ جب ان کے آدمی نے "جلالین" لا کر ہماری میز پر رکھدی - اور مولوی محمد نذیر صاحب نے جو اس مناظرہ میں صدارت کے فرائض سرانجام دے رہے تھے - حوالہ دیکھنے کے لئے کتاب اٹھائی - تو چونکہ ہماری اور ان کی دونوں کتابوں کی جلدیں ایک جیسی تھیں - اور اتفاق سے پڑی بھی اکٹھی تھیں - اس لئے مولوی صاحب موصوف کے ہاتھ میں کتاب وہ آگئی - جو ہماری اپنی تھی - چنانچہ جب حوالہ دیکھا گیا تو فوراً نکل آیا - بس پھر کیا تھا - اللہ تعالےٰ کی نصرت کا ایک عجیب نظارہ تھا - غیر احمدی مولویوں کے چہروں پر ایک رنگ آتا تھا - اور ایک جاتا تھا - پبلک پر سخت پریشانی کا عالم طاری تھا - اور احمدی خدا تعالےٰ کے اس فضل کو دیکھکر خوشی سے بلیوں اچھل رہے تھے غرضکہ ایک عجیب نصرت خداوندی کا سماں تھا - جسے ہمنے اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کیا - مگر یہ عجیب بات ہے کہ حوالہ دکھانے کے بعد بھی ہم یہی سمجھتے رہے - کہ ہم نے حوالہ ان کی کتاب سے ہی نکالا ہے چنانچہ جب جلدی ورق گردانی کرنے کیوجہ سے کتاب کا ایک ورق قدرے پھٹ گیا - تو ہم نے معذرت کی - کہ افسوس ہے جلدی جلدی دیکھنے کیوجہ سے کتاب کا ایک ورق قدرے پھٹ گیا ہے - مگر انہوں نے کتاب دیکھنے کے بعد جب ہمیں کہا کہ یہ کتاب تمہاری ہی ہے - تو پھر ہم پر اصل حقیقت کھلی اور دوبارہ ہم نے خدا تعالےٰ کا شکریہ ادا کیا کہ اگر ہم ان کی کتاب دیکھتے تو جیسا کہ ہمیں بعد میں معلوم ہوا کہ ان نئے یہودیوں نے جلالین کی تازہ اشاعت سے پرانے یہودیوں کی طرح تحریف کر کے یہ حوالہ بھی نکالدیا ہے - تو ہمیں ہرگز یہ حوالہ نہ مل سکتا - اور مجمع عام میں شرمندگی اٹھانا پڑتی - مگر یہ اللہ تعالےٰ کا فضل تھا جس نے اپنے مسیح کے غلاموں کی عزت کو بچانے کیلئے یہ سامان پیدا کیا - فسبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم

حوالہ دکھانے کے بعد جب مولوی عبد اللہ صاحب سے پچاس روپے انعام کا مطالبہ کیا گیا - تو وہ سخت کھسیانے ہو کر بولے کہ تم نے اپنی کتاب سے نکالا ہے مزا تو تب تھا - کہ ہماری کتاب سے نکالتے - مگر جب ہم نے کہا کہ کتابیں دونوں تمہاری ہی شائع کردہ ہیں - فرق صرف اس قدر ہے کہ ایک کتاب سے تم نے دیانت د امانت کو غتر بود کر کے یہ حوالہ نکال دیا ہے - اور دوسری میں اب تک موجود ہے - اور یہی تمہاری ذلت و شکست کا زبان حال سے اقرار کر رہا ہے - تو وہ خاموش ہو گئے - فالحمد للہ علیٰ ذالک -

خاکسار محمد عبد القادر از کراچی

اعلان تحقیقاتی کمیشن

مندرجہ ذیل امیدواران برائے ملازمت صدر انجمن احمدیہ قادیان ۲۱ ظہور بروز اتوار ۹ بجے صبح مسجد اقصیٰ میں تشریف لے آویں - وہاں ان کی حاضری اور ابتدائی امتحان ہوگا -

۱ - شوکت حسین صاحب ولد محمد حسین صاحب
۲ - محمد صدیق صاحب ولد مولوی محمد عثمان صاحب
۳ - قاضی عبد الرشید خاں صاحب ابن رشد ولد قاضی کریم اللہ صاحب
۴ - سید محمد یونس صاحب ولد ڈاکٹر سید غلام غوث صاحب
۵ - عبد الرحمن صاحب ولد چوہدری فتح محمد صاحب
۶ - عطاء اللہ صاحب ولد مولا بخش صاحب
۷ - عبد الحق صاحب ولد مختار احمد صاحب
۸ - غلام حیدر خاں صاحب ولد اللہ دتا خاں صاحب
۹ - محمد ابراہیم صاحب ولد مولوی عبد الکریم صاحب
۱۰ - محمد اشرف صاحب ولد چوہدری محمد میر صاحب
۱۱ - محمد ابراہیم صاحب ولد علی محمد صاحب
۱۲ - بشیر محمد خاں صاحب ولد ملک عبد اللہ خاں صاحب
۱۳ - غلام نبی صاحب ولد برکت علی صاحب
۱۴ - مرزا عبد القدیر صاحب ولد مرزا عبد الکریم صاحب
۱۵ - مبارک احمد صاحب ولد مستری بدر الدین صاحب
۱۶ - خورشید احمد صاحب ولد چوہدری چراغ الدین
۱۷ - سردار خاں صاحب ولد نواب الدین صاحب
۱۸ - محمد صدیق صاحب ولد برکت علی صاحب

(غلام محمد اختر سکرٹری تحقیقاتی کمیشن)

۳۱ جولائی تک چندہ تحریک جدید کا وعدہ پورا کرنے والے احباب

جانو اہلیہ صوبا صاحب مرحوم ننگل -/۵
حبیبہ اہلیہ مولوی محمد اسمٰعیل صاحب " -/۵
مستری محمد علیٹی صاحب زیردی کنری سندھ -/۱۰
سعیدۃ النساء بیگم صاحبہ اہلیہ حیدر علی صاحب حیدرآباد دکن -/۱۰
حیدر علی صاحب منجانب حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ -/۱۰
حیدر علی صاحب منجانب حضرت میر محمد سعید صاحب -/۱۰
حیدر علی صاحب منجانب نادار احمدیان حیدرآباد دکن -/۵
حیدر علی صاحب منجانب متوفی احمدیان حیدرآباد دکن -/۵
امۃ السلام و امۃ الحی صاحبہ بنت حیدر علی صاحب حیدرآباد دکن -/۱۰
چوہدری سردار خان صاحب معہ اہلیہ سعد اللہ پور -/۱۰۵
منشی غلام علی صاحب سعد اللہ پور -/۱۰

منشی غلام محمد صاحب سعد اللہ پور -/۵
میاں جمال الدین صاحب " -/۵
مستری حسن الدین صاحب گنج لاہور -/۵
بابو عبد الوحید صاحب " -/۱۰
بابو غلام حیدر صاحب گڑھی شاہو " -/۱۰
مستری محمد الدین صاحب " -/۱۰
شیخ عبد اللہ صاحب شنکر پور -/۶
ظہیر الحق صاحب جمشید پور -/۷
عبد العزیز صاحب بھاگلپوری جمشید پور -/۵
بابو محمد ایوب صاحب سکرٹری مال تحریک جدید دار الرحمت قادیان -/۶
مولوی محمد شریف صاحب مجاہد تحریک جدید قادیان -/۵

شیخ فضل احمد صاحب ریتی چھلہ قادیان -/۵
میاں بدر الدین صاحب معمار " " -/۵
قریشی محمد افضل صاحب دوکاندار " " -/۵
شیخ عبد السلام صاحب معہ والدہ صاحب مرحوم " -/۱۰
قاضی محمد منیر صاحب میک ورکس " -/۵
چوہدری برکت اللہ صاحب رائے ونڈ -/۱۰
غلام نبی صاحب ٹونیا - برما -/۱۰
چوہدری امام بخش صاحب گوکیکی -/۵
ماسٹر محمد اسمٰعیل صاحب چک ۳۵ -/۵
ڈاکٹر فیض اللہ خانصاحب آدان -/۵
چوہدری رحمت خان صاحب چک سکندر -/۵
بابو رمضان علی صاحب جھنگ شہر -/۵
چوہدری الیف - آر - ایم بی اے -/۵
نعیم اللہ صاحب " " -/۵
چوہدری کریم الدین صاحب چک ۳۳ -/۵

بابا نبی بخش صاحب چک ۳۲ -/۵
میاں عبد اللہ صاحب گوکیکی -/۵
" شمس الدین صاحب " -/۵
ماسٹر محمد عبد اللہ صاحب بوڑہ کرنانہ -/۱۲
میاں احمد الدین صاحب دار البرکات قادیان -/۵
مستری امام الدین صاحب کھوکھر " -/۱۰
ماسٹر محمد اقبال حسین صاحب کرنا رپور -/۳۶
میاں محمد عبد اللہ عرف میاں فضل الدین صاحب حجام قادیان -/۵
والدہ شیخ احسان علی صاحب دار العلوم -/۵
" چوہدری ولی محمد صاحب " -/۵
اہلیہ قاضی عبد الرحیم صاحب بھٹی دار البرکات -/۱۰
استانی جنت النساء بیگم صاحبہ گڑھ شنکر -/۱۰

یادگار شیخ سر عبد القادر آغا حشر کاشمیری مرحوم! حشر جالندھر شہر

یادگار حشر کا مطالعہ کرنا اس علمی و ادبی یادگار کو مستحکم کرنے کا موجب ہوگا۔ ہندوستان کے موقر و مستند رسائل حشر کو اردو زبان کا ماہوار مجلہ - بلند پایہ مجلہ قرار دے چکے ہیں۔ سالانہ چندہ دو روپے آٹھ آنہ رعایتی چندہ ۳۰ ستمبر تک ایک روپیہ بذریعہ منی آرڈر۔ ۳۰ ستمبر تک ہونے والے خریدار دو روپیہ رعایتی نصف یعنی ایک روپیہ بذریعہ منی آرڈر لیا جائیگا۔ نمونہ مفت نہیں البتہ ۳ پیسے کے ٹکٹ آنے پر روانہ ہوگا۔ پہلی فرصت میں چندہ بھیجکر اس مجلہ سے سال بھر لطف اٹھائیے۔ مینجر رسالہ حشر جالندھر شہر پنجاب

مفت - مفت - مفت

ایک کارڈ لکھکر فیض عام جنتری ۱۹۳۹ء مفت طلب فرمائیں۔ شفاخانہ فیض عام بینک بازار جالندھر شہر پنجاب

اشتہار منادی زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی

بعدالت خان بہادر شیخ عنایت اللہ آنریری سب جج بہادر درجہ چہارم سیالکوٹ چھاؤنی

عدد ۱۱ ۱۹۳۸ء

فضل حسین پارچمنٹ میکر ولد حاکم دین قوم ارائیں سکنہ شہر سیالکوٹ محلہ میانہ پورہ مدعی

بنام

نبی بخش ولد بوٹا پروپرائٹر ولیم سن اینڈ کمپنی دی پرتاب سپورٹس ورکس شہر سیالکوٹ حال بر دوکان دی پرتاب سپورٹس ورکس سری نگر ریاست کشمیر۔ مدعا علیہ

بنام نبی بخش ولد بوٹا پروپرائٹر ولیم سن اینڈ کمپنی دی پرتاب سپورٹس ورکس شہر سیالکوٹ حال بر دوکان دی پرتاب سپورٹس ورکس سری نگر ریاست کشمیر مدعا علیہ

مقدمہ مندرجہ عنوان میں مدعا علیہ مذکور دیدہ و دانستہ تعمیل کرنے سے گریز کرتا ہے۔ اور مدعا علیہ نبی بخش مذکور کی تعمیل معمولی طریقہ سے ہونی مشکل ہے لہذا بذریعہ اشتہار ہذا نبی بخش مدعا علیہ مذکور کو مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ بتاریخ ۲۹ ۸/۳۸ حاضر عدالت ہذا اصالتاً یا وکالتاً ہو کر پیروی مقدمہ کرے۔ اگر نبی بخش مدعا علیہ مذکور حاضر عدالت نہ ہوا۔ تو اس کے خلاف بعدم پیروی مقدمہ کارروائی یکطرفہ عمل میں لائی جائے گی۔ ۹ ۸/۳۸

آج بتاریخ ۹ راگست ۱۹۳۸ء بہ ثبت ہمارے اور مہر عدالت کے جاری کیا گیا۔

(دستخط حاکم) (مہر عدالت)

اٹھرا کا کامل اور مجرب ترین علاج

عبد الرحمن کاغانی اینڈ سنز دواخانہ رحمانی قادیان پنجاب سے طلب فرمائیں۔ ستر سالہ مجرب نسخہ حضرت حکیم حافظ نور الدین اعظم شاہی طبیب کا ہے۔ حمل کا گر جانا۔ بچہ کا مردہ پیدا ہونا۔ یا چھوٹی عمر میں فوت ہو جانا اس کو اٹھرا کہتے ہیں۔ اس کے لئے ہماری تیار کردہ محافظ اٹھرا گولیاں رجسٹرڈ استعمال کریں۔ یہ دواخانہ رحمانی حضور ممدوح کے حکم سے حین حیات میں حضور کے شاگرد حکیم عبد الرحمن کاغانی نے ۱۹۱۰ء میں قائم کیا۔ فہرست ادویات مفت طلب کریں۔ تمام مجرب نسخہ جات حضرت نور الدین اعظم رضی اللہ عنہ اس دواخانہ رحمانی میں تیار ہوتے ہیں قیمت فی تولہ مکمل خوراک گیارہ تولہ یکمشت خرید نے والے کو ایک روپیہ فی تولہ علاوہ محصولڈاک ملیں گی۔

مینجر عبد القدیر کاغانی قادیان

امریکن گرم کوٹ کٹ پیس

موسم سرما میں اس مال کی ہر جگہ مانگ ہے۔ ہر شہر قصبہ اور گاؤں میں یہ تجارت چل سکتی ہے قلیل سرمایہ کا آسان۔ منفعت بخش روزگار ہے برسوں سے ہمارا مال ہر حصہ ملک میں جا رہا ہے ستمبر سے موسم سرما شروع ہے تازہ نرخوں اور حالات کی فہرست جلد منگوا لیجئے۔ نرخ اور روانگی مال میں احمدی برادران سے خاص رعایت کی جاتی ہے

ایس رفیق بھائی تھوک فروشان جیکب سرکل بمبئی

ضرورت

چند ایسے احمدیوں کی ضرورت ہے جو دوکان کے کام میں دلچسپی رکھتے ہوں۔ اور دوکان کا حساب کتاب اچھی طرح سے رکھ سکتے ہوں۔ دیہات میں رہنا ہوگا۔ مفصل حالات بذریعہ خط وکتابت

رحمت اللہ احمدی بیرون بدھوارہ بھوپال سے دریافت فرمائیے

وصیتیں

۵۱۵۷ منکہ حمیدہ خانم زوجہ ایم مظفر احمد قوم ککے زئی پٹھان عمر ۳۰ سال پیدائشی احمدی ساکن دھوری ریاست پٹیالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۴/۷/۳۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری وفات کے وقت جس قدر میری جائیداد ثابت ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ کلپ طلائی وزنی یک تولہ قیمت ۳۶ر
۲۔ کانٹے دو عدد وزن ۱½ تولہ ۵۴ر
۳۔ انگوٹھی طلائی ایک عدد وزن چھ ماشہ قیمت ۱۸ر
۴۔ حق مہر بذمہ خاوند مبلغ ۱۰۰۰ر
۵۔ ظروف مسی قیمتی تخمیناً ۴۰ر
میزان ۱۱۴۸ر

الامۃ:۔ حمیدہ خانم زوجہ ملک مظفر احمد۔

گواہ شد:۔ عباد اللہ خاں وکیل دھوری ریاست پٹیالہ

گواہ شد:۔ ایم مظفر احمد چک ۶۰ 4.R ڈاکخانہ بنگلہ جوڑ کالونی الاہارون آباد ریاست بہاولپور

۵۱۵۸ منکہ امینہ بی بی بنت چوہدری محمد حسین مرحوم قوم جاٹ پیشہ زمیندار عمر تقریباً ۵۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۷ء ساکن موضع گھڑیال کلاں ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸/۷/۳۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد صرف وہی ہے۔ جو مجھے میرے باپ کے ترکہ سے میرے بھائیوں سے ملنے والی ہے۔ یہ اراضی تقریباً ۲۹ بیگھے قیمتی اندازاً ۲۷۰۰ روپے ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ نیز اقرار کرتی ہوں۔ کہ اس کے علاوہ جو کبھی میری آمدنی وقتاً فوقتاً ہوگی۔ اس کا ۱/۱۰ حصہ بھی صدر انجمن احمدیہ مذکور کو دیتی رہوں گی۔ میرے مرنے پر اس کے علاوہ جو میری جائیداد ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان متصور ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں بمد جائیداد کوئی رقم داخل خزانہ صدر انجمن مذکور کر کے رسید حاصل کروں۔ تو وہ مجرا لینے کی حقدار رہوں گی۔ لہٰذا یہ چند سطور بطور سند لکھ دیتی ہوں۔

الامۃ:۔ امینہ بی بی موصیہ نشان انگوٹھا

گواہ شد:۔ علی اکبر برادر موصیہ اسسٹنٹ ڈسٹرکٹ انسپکٹر مدارس پنڈی گھیب

گواہ شد:۔ محمد اسمٰعیل عربی ٹیچر گورنمنٹ ہائی سکول پنڈی گھیپ

۵۱۵۹ منکہ فضل کریم ولد عمر الدین قوم ارائیں پیشہ درزی عمر ۲۰ سال تاریخ بیعت نومبر ۱۹۳۶ء ساکن لائل پور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷/۸/۳۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

اس وقت میری ماہوار آمدنی اندازاً پندرہ روپے ہے۔ اس کے علاوہ میری فی الحال کوئی جائیداد نہیں۔ میں اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ میں یہ بھی وصیت کرتا ہوں کہ اگر میری وفات کے وقت میری کوئی جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بمد وصیت داخل کروں تو ایسی رقم وصیت کردہ سے منہا سمجھی جائے گی۔

العبد:۔ فضل کریم بقلم خود مسجد فضل لائل پور

گواہ شد:۔ شیخ محمد یوسف سوداگر چرم لائل پور

گواہ شد:۔ عبد الحمید امیر جماعت احمدیہ۔ لائل پور

گواہ شد:۔ بشیر احمد وکیل۔ لائل پور

۵۱۶۱ منکہ فہمیدہ اختر بنت مرزا عبد الکریم چغتائی قوم مغل چغتائی عمر ۲۲ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان دار العلوم ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۶/۷/۳۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری اس وقت موجودہ جائیداد ایک نکلس طلائی وزنی ۴ تولہ قیمتی ایک سو چوالیس ۱۴۴ روپے۔ اور دو عدد کانٹے طلائی وزنی ۱½ تولہ قیمتی چون ۵۴ روپے ہیں۔ میں اس میں سے ۱/۱۰ حصہ جو مبلغ ۲۰ روپے ہوتے ہیں۔ اپنی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اگر اس سے میری جائیداد بڑھ جائے۔ تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا جائیداد ۱/۱۰ حصہ خزانہ صدر انجمن قادیان میں جمع کرا کر رسید حاصل کروں۔ تو وہ حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دیا جائے گا۔ اور میرے مرنے کے وقت جس قدر جائیداد ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

الامۃ:۔ فہمیدہ اختر موصیہ بقلم خود

گواہ شد:۔ مرزا عبد الکریم چغتائی ریٹائرڈ والد موصیہ دار العلوم قادیان

گواہ شد:۔ مرزا عبد الرؤف محلہ دار الفضل میڈیکل ہال قادیان

۵۱۶۷ منکہ محمد عالم ولد پیر بشیر عالم صاحب قوم قریشی پیشہ مجاہد عمر ۱۹ سال پیدائشی احمدی ساکن گوٹی ضلع گجرات حال قادیان۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۹/۷/۳۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری فی الحال کوئی جائیداد نہیں اس وقت میرا گزارہ مبلغ پندرہ روپے ماہوار الاؤنس پر ہے۔ جو کہ دفتر تحریک جدید سے ملتے ہیں میں وعدہ کرتا ہوں کہ انشاء اللہ تا زیست اپنی آمد کا ۱/۱۰ بطور وصیت ادا کرتا رہوں گا۔ اپنی آمد کی کمی بیشی سے بھی مطلع کرتا رہوں گا۔ اگر میرے مرنے پر میری کوئی جائیداد ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی حقدار صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور اگر اپنی زندگی میں کوئی رقم یا خذ رسید جائیداد کی وصیت میں سے ادا کر دوں تو اسے منہا سمجھا جائے گا۔

العبد:۔ محمد عالم قریشی

گواہ شد:۔ ملک صلاح الدین پرائیویٹ سکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ

گواہ شد:۔ عبد الرحمٰن انور بقلم خود

۵۱۶۸ منکہ ریشم بی بی زوجہ چوہدری علی محمد قوم جٹ پیشہ دکانداری عمر ۴۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۰۸ء ساکن گھسیٹ پور۔ ڈاکخانہ بکیریاں ضلع ہوشیارپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰/۷/۳۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری منقولہ و غیر منقولہ کوئی جائیداد نہیں۔ نہ میری کوئی آمد ہے۔ میرا مہر جو بتراضی فریقین من بعد الفریضہ مبلغ دو صد روپیہ ہے۔ میرے خاوند کے ذمہ واجب الادا ہے۔

نوٹ:۔ نکاح کے وقت میرا مہر مبلغ پانصد روپیہ میرے غیر احمدی خسر نے منظور کیا تھا۔ لیکن استقامت احمدیت پر میرے خاوند کا گزارہ بہت تنگ ہو گیا۔ اس واسطے میں تین سو روپے عرصہ سے خاوند کو اپنے مہر میں سے معاف کر چکی ہوں۔ اب میرا مہر صرف دو صد روپیہ ہے۔ میں اس رقم مہر کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ نیز میں وصیت کرتی ہوں کہ اگر میں کوئی جائیداد یا آمدنی پیدا کروں یا میرے مرنے کے بعد کوئی مزید ترکہ میرا ثابت ہو اس کے دسویں حصہ کی بھی میری اس وصیت کے مطابق صدر انجمن احمدیہ قادیان مالک ہوگی۔

الامۃ:۔ ریشم بی بی نشان انگوٹھا

گواہ شد:۔ علی محمد احمدی دکاندار خاوند موصیہ گھسیٹ پور ضلع ہوشیارپور

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

پٹنہ ۱۵ اگست۔ بہار اسمبلی میں آج کل قانون مزارعین کی وہ دفعات زیر بحث ہیں۔ جو پیداوار کی قرقی وغیرہ سے تعلق رکھتی ہیں۔ ان کے خلاف احتجاج کرنے کے لئے ہزارہا کسان مختلف اضلاع سے یہاں جمع ہوئے۔ ایک جلسہ منعقد کیا۔ جس میں حکومت سے مطالبہ کیا گیا۔ کہ پیداوار کی قرقی کی دفعات حذف کر دی جائیں۔ ورنہ ہمیں مجبوراً عدم ادائیگی مالیہ کی مہم شروع کرنی پڑے گی۔ جلسہ کے بعد ایک زبردست جلوس نکالا گیا۔ جو اسمبلی ہال کے پاس پہنچا۔ مگر ہال کے دروازے پہلے ہی بند کئے جا چکے تھے۔ کانگرسی حکومت کے قیام کے بعد کسانوں کا یہ تیسرا مظاہرہ ہے۔

جبل پور ۱۴ اگست۔ گذشتہ ہولی کے موقعہ پر جو فسادات ہوئے تھے ان میں چار مسلمان جاں بحق ہوئے تھے ۳۴ ہندوؤں پر بلوہ اور قتل وغیرہ کے مقدمات چل رہے تھے۔ لیکن کانگرسی وزارت نے وہ سب واپس لے لئے ہیں۔ اس سے مسلمانوں میں سخت اضطراب پھیلا ہوا ہے اور وہ گورنر نیز کانگرس ہائی کمانڈ کے پاس وفد بھیجنا چاہتے ہیں۔

بنوں ۱۴ اگست۔ قبائلیوں کی ایک پارٹی نے یہاں سے چار میل کے فاصلہ پر ایک گاؤں کوٹی سادات پر حملہ کیا۔ ایک ہندو جو مقابلہ پر نکلا۔ زخمی کر دیا گیا۔ ڈاکو پھر ایک اور ہندو کے گھر میں داخل ہوئے۔ مگر اس نے اپنے مسلمان ہمسایہ کے گھر میں کود کر جان بچائی۔ ڈاکوؤں نے خوب لوٹ مار کی کسی کو ان کے مقابلہ یا تعاقب کی جرأت نہ ہوئی۔

لکھنؤ ۱۵ اگست۔ یوپی گورنمنٹ نے اعلان کیا ہے کہ تشدد آمیز اور فرقہ وارکشیدگی کو فروغ دینے والی تقریروں کے نوٹ لئے جانے کا حکم جاری کر دیا گیا ہے۔ نیز کسانوں کے جلسوں میں کی جانے والی ہر تقریر کا تحریری ریکارڈ موجود ہونا چاہئیے۔

لنڈن ۱۵ اگست۔ چیکوسلواکیہ کے فوجی افسروں نے اعلان کیا ہے کہ ہم لوگ جو موت کا مقابلہ کرتے ہیں ہمیشہ آگے ہوتے ہیں۔ اس مطالبہ کا حق رکھتے ہیں۔ کہ حکومت کے اختیارات کسی حالت میں بھی کم یا محدود نہ کئے جائیں۔

لاہور ۱۵ اگست۔ معلوم ہوا ہے کہ آل انڈیا کانگرس کمیٹی نے ایک ہمایتہ پنجاب کانگرس کمیٹی کے نام زمینداره بلوں کے متعلق ہدایات دے کر بھیجا ہے۔ مولانا ابوالکلام آزاد پنجاب کانگرس کی پالیسی کے انچارج ہیں۔ اور انہوں نے ان بلوں کی مخالفت کی ممانعت کی تھی۔ بلکہ حمایت کی ہدایت کی تھی۔ لیکن کہا جاتا ہے کہ اس کے خلاف وارد ہے یہ ہدایت آئی ہے کہ ان بلوں کی مخالفت کی اجازت ہے۔

پشاور ۱۵ اگست۔ روزنامہ سرحد لکھتا ہے کہ صوبہ سرحد کے وزیر اعظم ڈاکٹر خان صاحب نے ایک بیان دیتے ہوئے کہا۔ کہ اگر حکومت سرحد کانگرسیوں کو ۵ ہزار بندوقیں دیدے تو ہم آزاد علاقہ کی شورش کا فوراً خاتمہ کر سکتے ہیں۔ گاندھی جی نے بھی ایک دفعہ آفریدیوں کو یہ مشورہ دیا تھا کہ مجبوری میدان انگریزوں کے حوالہ کر دیں جب ہندوستان آزاد ہوگا۔ تو دوبارہ نہیں دیدیا جائے گا۔

لنڈن ۱۵ اگست۔ ہٹلر کی فوجی سرگرمیوں سے برطانوی پبلک میں تشویش پیدا ہو رہی ہے۔ نیوز کرانیکل نے لکھا ہے کہ اگر جنگ نزدیک آگئی ہے تو برطانیہ کے عام باشندوں کا حق ہے۔ کہ انہیں اس حقیقت سے آگاہ کر دیا جائے۔ کیونکہ یہی لوگ ہونگے۔ جن کو جنگ میں سب سے زیادہ قربانیاں کرنی پڑیں گی۔

لنڈن ۱۵ اگست۔ آج کل جرمنی میں بالکل جنگی فضا ہے۔ پرائیویٹ اور تجارتی زندگی درہم برہم ہو چکی ہے۔ دفاتر کے ادنیٰ ملازمین کو حکومت نے فصل کاٹنے بھیج دیا ہے۔ لڑکیاں بھی کھیتوں میں کام کر رہی ہیں۔ انڈسٹری اور ٹرانسپورٹ کے محکمے بھی فوجی افسروں کے زیر ہدایات کام کر رہے ہیں۔

مدراس ۱۵ اگست۔ اسمبلی کے سپیکر مسٹر سمبھا مورتی نے بتایا۔ کہ میں نے یورپ کا دورہ اس لئے ملتوی کر دیا ہے۔ کہ کانگرس ورکنگ کمیٹی کا یہی فیصلہ ہے کہ اس وقت کانگرسی سپیکر یا منسٹر برطانیہ نہ جائے۔ تا اس سے یہ نتیجہ نہ اخذ کر لیا جائے۔ کہ ہم موجودہ کانسٹی ٹیوشن سے مطمئن ہیں۔

لنڈن ۱۵ اگست۔ معلوم ہوا ہے کہ پوپ عنقریب ایک اعلان کرنے والا ہے جس میں ۳۳ کروڑ رومن کیتھولک عیسائیوں کو تلقین کی جائے گی۔ کہ نازی ازم اور فیسی ازم کی دہریت سے اپنے آپ کو بچائیں۔ اور خیال کیا جاتا ہے کہ اس اعلان سے فیسی ازم کا تختہ الٹ جائیگا مسولینی سخت کوشش کر رہا ہے کہ اس قسم کی نازک صورت پیدا نہ ہو۔

لنڈن ۱۵ اگست۔ آئندہ جنگ میں ہمدرد پیدا کرنے کے لئے برطانیہ نے ترکی۔ پرتگال۔ مصر۔ ایران اور رومانیہ کو باون کروڑ پونڈ قرضہ دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ ان میں سے اکثر ممالک ہندوستان کے رستہ کی وجہ سے خاص اہمیت رکھتے ہیں۔

الہ آباد ۱۵ اگست۔ لوکل کانگرس کمیٹی کے صدر اور سکرٹری نے اس بناء پر استعفےٰ دیدیا ہے کہ کانگرس ان کی سوشلسٹ سرگرمیوں پر پابندیاں لگانا چاہتی تھی۔

لدھیانہ ۱۵ اگست۔ ایک سکھ جو اس ضلع کا رہنے والا اور روس میں رہتا تھا۔ آج جب یہاں آکر اترا۔ تو پولیس نے فوراً گرفتار کر لیا۔ اور کسی سے بھی ملنے کی اجازت نہ دی۔

لاہور ۱۵ اگست۔ میونسپل ایڈمنسٹریٹر نے تجویز کی ہے کہ جو شخص اپنے گھر میں ادنیٰ ملازم رکھے۔ اس سے فی ملازم دو روپیہ ماہوار ٹیکس لیا جائے۔ نیز بائیسکلوں موٹر سائیکلوں۔ سواری کے گھوڑوں۔ اور کتوں پر بھی آٹھ آنہ فی سہ ماہی ٹیکس لگایا جائے۔ دودھ دینے والی بھینسوں اور گائیوں پر بھی دو روپیہ فی سہ ماہی ٹیکس کی تجویز ہے۔

انبالہ ۱۵ اگست۔ راجہ صاحب کلسیہ کے زیر غور یہ سکیم ہے کہ تمام مقروضین کے قرضے سرکاری خزانہ سے ادا کر دیئے جائیں۔ اور ان سے آسان اور چھوٹی چھوٹی قسطوں میں رقوم وصول کی جائیں۔

لاہور ۱۵ اگست۔ پنجاب گورنمنٹ نے لاہور اور اس کی نئی آبادیوں میں زمین دوز نالیوں کی تعمیر کی سکیم منظور کر لی ہے۔ اور اس کے لئے ۳ ہزار روپیہ ماہوار پر ایک انجنیئر کے تقرر کی منظوری دی ہے اس کے خرچ کا کچھ حصہ گورنمنٹ ادا کرے گی۔ اور اس کا ½۱۲ فیصدی ہاؤس ٹیکس لگا کر لوگوں سے وصول کیا جائے گا۔

پانی پت ۱۵ اگست۔ ایک ملازم کے متعلق جس نے کچھ غبن کیا تھا تحقیقاتی کمیٹی نے سفارش کی تھی۔ کہ اسے پولیس کے حوالے کر دیا جائے۔ مسلمانوں نے اس تجویز کی مخالفت کی۔ ہندو ممبر اس کے حق میں تھے۔ اور یہ دیکھ کر کہ ان کی تجویز منظور نہیں ہو رہی۔ وہ واک آؤٹ کر گئے۔

لاہور ۱۵ اگست۔ پٹیالہ ہاؤس میں اس سال بھی ایک عظیم الشان آل انڈیا نمائش کا انتظام کیا جا رہا ہے۔ جو ۲۹ اکتوبر سے شروع ہوگی۔ سر سکندر حیات خان اس کے سرپرست ہونگے۔

جبل الطارق ۱۵ اگست۔ باغیوں نے کل چار مرتبہ ویلنشیا پر بمباری کی۔ ایک برطانوی جہاز پر بھی بم گرے جس سے اس میں سوراخ ہو گئے۔ ایک اور برطانوی جہاز بم گرنے سے غرق ہو گیا۔ عدم مداخلت کمیٹی کا ایک برطانوی ممبر کہتی

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی